ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovered while returning it.

DUE DATE

Cl No _______ *Acc. No.* _______

Late Fine Ordinary Books **25 Paise** per day. Text Book **Re. 1/-** per day. Over Night Book **Re. 1/-** per day.

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۶

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً



ماہنامہ مجاہد لکھنؤ

[illegible]

پیام تعلیم

[illegible] جامعہ

[illegible]

زیر نگرانی

فاضل جلیل مولانا سید محمد حسن صاحب قبلہ نبیرۂ سرکار نجم العلماء

سید مرتضیٰ حسین لکھنوی

فہرست مضامین

نظارہ کا ایک دلکش عنوان

نظارہ یو-پی کے اخبارات میں اپنی ترتیب میں اور اڈیٹوریل کی عمدگی اور بے لاگ تنقیدوں کی بنا پر ایک اہم اور معزز اخبار سمجھا جاتا ہے - محترم جناب فضل صاحب ایک سنجیدہ نگار اور بلند ادبی مذاق کے انسان ہیں اور موصوف کو قلم پر جو اقتدار حاصل ہے وہ خاص امتیازی حیثیت رکھتا ہے یوں تو نظارہ کے مراسلے سرخی اور اپنے اچھوتے انداز ادا کے اعتبار سے ہمیشہ خاص حیثیت مالک رہتے ہیں لیکن ادھر چند اشاعتوں سے بہتر پیاسوں کا عنوان قائم کرکے جس سنہرے سلسلہ کا افتتاح کیا گیا ہے وہ بہت ہی پُر کیف مفید اور عام پسند ہے۔ شہداء کربلا کے حالات تو سبھی نے لکھے ہیں مگر حق یہ ہے کہ جناب فضل دام مجدہ جس عنوان سے اس موضوع کے متعلق فوائد فراہم کر رہے ہیں وہ حد درجہ دلکش اور جاذب توجہ ہے خداوند عالم مدیر موصوف کی قلمی رفتار میں اس سے زیادہ طاقت کرامت فرمائے۔

سید محمد محسن پرنٹر پبلشر نے نظامی پریس لکھنؤ سے طبع کرکے دفتر مجاہد گلی شاہ پیر لکھنؤ سے شایع کیا

چندہ سالانہ ہے/ عمومی — **مجاہد لکھنؤ** — خصوصی ہے/

125303
5.9.95

جلد ۶ — بابت ماہ جولائی ۱۹۴۵ء — نمبر ۷

ایک اسلامی ریاست میں شیعوں کے حقوق کی پامالی

حکام مالیرکوٹلہ کی مجرمانہ سخت گیری

مالیرکوٹلہ میں شیعوں کے مذہبی مراسم پر جو ناجائز پابندیاں عائد کی گئی ہیں اُن کی تفصیلات پریس کے ذریعہ سے ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہونچ چکی ہیں۔ تعزیہ داری جو مسلمانوں کا ایک اہم مذہبی فریضہ ہے اُس کے ساتھ ریاست کا طرزِ عمل انتہائی تعصب کے نقطہ تک پہونچ چکا ہے اور اب عام طریقہ پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ مالیرکوٹلہ کے نااہل حکام اُسوقت تک خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جب تک اُنھیں اُنکے طرزِ عمل کے نتائج کا صحیح طریقہ پر اندازہ نہ ہو جائے کتنی قابلِ تاسف اور مضحکہ خیز بات ہے کہ جس ریاست میں سکھوں اور ہندوؤں کو اُنکے مذہبی مراسم کے ادا کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہو وہاں شیعہ جنکو وقت پڑنے پر اسلام کا جزولاینفک قرار دیا جاتا ہے اور تقسیم حقوق کے مطالبہ کے وقت اُن کی آواز کو بے اثر بنانے کے لئے اپنا مسلمانوں کی ایک اہم اقلیت تسلیم کیا جاتا ہے آج اُنھیں کے ساتھ ظلم و ناانصافی نامعقولیت کا یہ برتاؤ کیا جا رہا ہے۔

ہز ہائینس مالیرکوٹلہ کو غور کرنا چاہیئے کہ وہ اور اُنکی ریاست شیعوں کے خلاف جو ناجائز متعصبانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے وہ کہا تک مناسب اور ریاست کے حق میں مفید ہے گوالیار ایک ہندو ریاست ہے لیکن وہاں مظلوم کربلا کی عزاداری پر پابندیاں عائد کرنا تو درکنار خود ریاست کی جانب سے اس رسم کی انجام دہی کیجاتی وہاں عزاخانے بھی ہیں اور عزاداروں کو مراسم عزا بجالانے کی مکمل آزادی بھی نہ عزاداری پر کوئی قید ہے اور نہ جلوس نکالنے کے لئے وقت کی تحدید یا اور اس جیسی بے شمار مثالوں کو سامنے رکھکر غور کرنے کی ضرورت ہے چیف منسٹر مالیرکوٹلہ نے عزاداری کے سلسلہ میں جو غلط پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ کہاں تک حق و انصاف کے مطابق ہے ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ ریاست

مالیرکوٹلہ کے خلاف کسی قسم کا نوٹس دیتے اس لئے کہ ہندوستان کی سیاسیات میں زبردست قسم کے انقلاب کی امید کیجا رہی ہے اور وقت کا تقاضا ہے کہ یکجہتی اور ہم آہنگی کے ساتھ مسلمان اپنے حقوق کا مطالبہ کریں لیکن ریاست کے کورانہ طرز عمل نے ہمیں بالکل مجبور کردیا اور آج ہم بادل ناخواستہ ریاست کے خلاف اپنی آواز بلند کر رہے ہیں۔ ۱۹۴۵ء کی مہذب و متمدن دنیا ہرگز اس تاریک ذہنیت کو برداشت نہیں کرسکتی اور وقت قریب ہے کہ ناعاقبت اندیش اور مستقبل کی جانب سے یکلخت آنکھیں بند کرلینے والی مالیرکوٹلہ کی حکومت کو وہ روز بد دیکھنا پڑے جو عموماً ظلم و ناانصافی کرنے والوں کو دیکھنا پڑتا ہے۔ جب اتنی چھوٹی سی ریاست میں اندھیر نگری کا یہ عالم ہے تو خود ہی اندازہ کیجئے کہ وہ ریاست جس کی لائین پاکستان کی مجوزہ اسکیم میں معین کی گئی ہیں اور جہاں آزادی و خود مختاری کی تکمیل بھی اس محدود الاختیار حکومت سے جداگانہ ہوگی وہاں ہمارا کیا حشر ہوسکتا ہے۔ عزاداری پر پابندیاں عائد کرنے کے غلط اقدام کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے ریاست کے ذمہ دار افسروں کی طرف سے جو استدلال کیا جاتا ہے وہ بھی نہایت درجہ واقعیت کے خلاف اور لچر ہے یہ کہا جاتا ہے کہ شیعوں نے کسی مؤثر احتجاج کی طرف توجہ نہیں کی غور کیجئے کہ یہ استدلال کتنا مہمل اور واہیات ہے۔ سمجھدار افراد اس بات کا علم نہیں رکھتے تھے کہ ریاست مالیرکوٹلہ کے نظام کے پس پشت کوئی عقلمند انسان موجود ہی نہیں ہے جو حقوق کو ڈنڈے کے زور سے نہیں بلکہ حقوق کی حیثیت سے طے کرنے کا سلسلہ رکھتا ہے ورنہ ریاست کو اب تک تجربہ ہوچکا ہوتا کہ وہ حقوق طے کرنے کے سلسلہ میں شیعی اقلیت کو جس چیز کی دعوت دے رہی اُسکا مزہ کیا ہے کاش ریاست کو اب بھی ہوش آجائے اور وہ اخوت اسلامی کے شیرازہ بندی کو درہم برہم کرنیکے بجائے ایسا معقول رویہ اختیار کرلے جس سے شیعہ اقلیت کے لئے مالیرکوٹلہ کی فضا میں سکون و اطمینان کے ساتھ زندہ رہنا ممکن ہوسکے ورنہ دوسری صورت میں شیعوں کو جتنے مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑیگا ہز ہائینس مالیرکوٹلہ اور اُنکے ناعاقبت اندیش اسٹاف کو اُس سے ہزار گنے مصائب کیلئے تیار رہنا چاہیئے

از جناب صادق حسین صاحب خنداں منیجر اخبار سرفراز

علی کے فقر سے پوچھو کہ زندگی کیا ہے
ہو جس سے روح کو معراج وہ خوشی کیا ہے
ملے اسی سے اصول معاشرت خنداں
بتایا سجدے نے اُس کے کہ بندگی کیا ہے

دلچسپ معلومات

ذیل میں ہم ناظرین مجاہد کی دلچسپی کے لئے دلچسپ معلومات کا سلسلہ شروع کرتے ہیں جو مختلف امور سے متعلق ہوگا۔

نقشہ وقائع قبل از ہجرت

وقائع	سال قبل از ہجرت نبی	وقائع	سال قبل از ہجرت
خلقت آدم	۱۳۱۲	سلطنت داؤد بر بنی اسرائیل	۱۶۶۸
ہبوط آدمؑ	۶۲۱۰	ولادت سلیمان ع	۱۶۵۵
طوفان نوحؑ	۶۹۷۴	سلطنت سلیمان	۱۶۳۷
ابتدائی معموریت اقالیم مصر	۴۵۴۸	فتح اسکندر ایران را	۹۱۵
ظہور علم ہیئت و نجوم	۳۱۶۱	ولادت عیسیٰ ع	۶۲۲
ظہور ملک نبی اشور	۲۸۱۰	اختراع جام جہاں نما	۴۸۴
ولادت ابراہیم ع	۲۵۸۰	استقرار دولت عجم بساسانیاں	۳۶۸
ولادت اسمٰعیل ع	۲۵۱۸	بنائے ایا صوفیہ	۳۳۴
ولادت یعقوب ع	۲۴۵۹	ولادت خاتم انبیاء	۵۳
وفات ابراہیم ع	۲۴۴۴	تشکیل دولت فرانسہ	۴۳
ولادت یوسف ع	۲۳۶۷	ازدواج خدیجہ کبریٰ با پیغمبر خداؐ	۲۸
سلطنت یوسفؑ در مصر	۲۳۲۴	تشکیل دولت انگلستان	۱۴
ولادت موسیٰؑ	۲۱۹۴	بعثت خاتم انبیاء	۱۳
ولادت داودؑ	۱۷۰۷	تشکیل دولت اسپانی	۱۱

وقائع بعد از ہجرت

وقائع	سال بعد از ہجرت	وقائع	سال بعد از ہجرت
ہجرت خاتم انبیاءؐ	۱	فتح خیبر	۸
جنگ بدر	۲	حجۃ الوداع حضرت رسول	۱۰

وقائع	سال بعد از ہجرت نبی	وقائع	سال بعد از ہجرت نبی
ارتحال حضرت رسولؐ و خلافت حضرت ابوبکرؓ	۱۱	ظہور بنی امیہ و استعمال باروت	۴۱
خلافت حضرت عمرؓ	۱۳	شہادت امام حسنؑ و خلافت امام حسینؑ	۵۰
فتح شام بدست اعراب	۱۴	واقعہ جانگداز کربلا	۶۱
بنائے بصرہ	۱۴	ولادت حضرت ابوحنیفہ رضہ	۸۰
بنائے کوفہ	۱۷	ضرب سکہ اسلام	۸۵
فتح مصر	۲۰	ورود لشکر اسلام در اندلس	۹۲
خلافت حضرت عثمان رضہ	۲۴	حکومت عمر عبدالعزیز در شام	۹۹
فتح قبرس	۲۷	شیوع علم کیمیا در عرب	۱۲۱
ضرب سکہ در ہرات	۲۸	ظہور دولت بنی امیہ در اندلس	۱۳۹
خلافت حضرت امیرؑ	۳۵	وفات حضرت ابوحنیفہ رضہ	۱۵۰
محاصرہ اسلامبول بدست لشکر اسلام	۳۶	تشکیل دولت ڈنمارک	۱۸۳
ضرب سکہ اسلام در بصرہ بخط کوفی	۴۰	رصد کواکب در بغداد و شام	۲۱۵
شہادت جناب امیرؑ خلافت حضرت امام حسنؑ	۴۱	تشکیل روس	۲۶۲



یہ اس کی کامیابی کی مثال ہے۔ درد شکم، نفخ، ہسٹیریا، ہیضہ، تخمہ، بدہضمی، غرضکہ جملہ امراض شکم کے لئے زود اثر، خوش ذائقہ، ارزاں علاج ہے۔
ایک شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) دو شیشیاں تین روپیہ چار آنے مع محصول ڈاک
منیجر کمونی فیکٹری، باغ قاضی لکھنؤ

سبحۂ اختر

خطیب اعظم شمس العلماء مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے ایک فارسی قصیدہ کے چند اشعار

صبح چوں دہر بہ تیغ مہر منور بیند — ہو رگردوں طرف روضۂ حیدر بیند
آں اماميکہ ز چشمش بملاحت نگہ خویش — خانۂ حق نگرد روئے پیمبر بیند
پیر دیرینۂ گردوں بہ شمار اوصاف — کم ز تعداد صفت سبحۂ اختر بیند
عادلے کو چو نشیند بعدالتگہ خویش — آئینہ عکس پشیمان سکندر بیند
در دبستان ازل روح امین تا بجواب — بصد امید سوئے روئے منور بیند
در چمن زار سخت از کرمش فصل بہار — خار را ہمچو رگ برگ گل تر بیند
خامہ بگرفتہ عطارد بکف از صنع خدا — پئے وصف تو سوئے صفحۂ خاور بیند
وعظ از نوک زبانت چو بیابد معراج — چرخ را عرش تہ عرشۂ منبر بیند
رفت گر تاج امارت بسر غیر چہ غم — افسر دین ہمہ اسکے سوئے افسر بیند
کیست سابق ز تو در وادی عرفان الٰہ — کہ ترا خضر درین بادیہ رہبر بیند
جبہہ سائے تو شود آنکہ نبی را خواہد — دہر و شہر تواں گشت اگر در بیند
چشم حق بیں بزیارت چو کشد سرمۂ نور — زیر ابرو جہت کعبۂ داور بیند
جاں فروش رہ خالق کہ بلبل ہجرت — رو بتابد ز حیات و سوئے بستر بیند
تیغ صیقل کن آئینۂ نصرت بشود — چشم جوہر چو سواد رخ لشکر بیند
خوف جاں جامۂ ہستی بدرد روز مصاف — ناخن تیغ تو گر چشم غضنفر بیند
چشم عالم ز پس فتح جبیں از حیرت — گہے انگشت گہے قلعۂ خیبر بیند
طبق خاک بلرزد ز نسیم دل تو — اثر تیغ ترا روح بہ شہپر بیند
فرض حجاج حرم حج نشد الا بسبب — تا بعیدے ز قریں مولد حیدر بیند
آں شہ سابق الاسلام ملائک مرجع — کے روا بود کہ سوئے زر و زیور بیند
حرص دیہیم کند راکب دوش مرسل — قاسم خلد سوئے حلۂ پر زر بیند
رخ تاریک منافق ز نفاق دل خویش — آتش تازہ تہ غالیۂ تر بیند

عرب کے خونخوار انسانوں میں

تمام عالموں پر چھانے والی رحمت کا نزول

پیغمبر اسلام کی نبوت پر جو بے شمار دلائل قاہرہ ہیں اگر ان سے قطع نظر کر لیجائے تو آقائے دو جہاں کی محیر العقول شخصیت اور آپ کے دعوائے نبوت کے سمجھنے کیلئے صرف یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آپ اس زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ انبیائے سابق کی آواز ہدایت کو دنیا فراموش کر چکی تھی اور خدائی پیغامبروں کے ہدایت آمیز ارشادات بھلائے جا چکے تھے صحف انبیاء تحریف کی نذر ہو چکے تھے آسمانی کتابوں میں انسانی دراز دستیوں نے کافی رد و بدل کر دی تھی ایک طالب ہدایت کے لئے اسکے مواقع ختم ہو چکے تھے کہ وہ الٰہی فرامین کو حاصل کر سکے ظلمت کفر و جہالت اپنی پوری طاقت سے دنیا پر قبضہ کر چکی تھی انسان تنزل کی انتہائی منزل پر پہونچ چکا تھا قادر و توانا خدا کو منظور ہوا کہ ظلمت نورانیت سے اور گمراہی ہدایت سے بدلے اس نے تمام روئے زمین میں سے آبادی کے اس حصہ کو اپنی قدرت نمائی کے لئے منتخب فرمایا جو گمراہیوں میں اپنی بنی نوع سے بڑھا ہوا تھا جہاں جہالت اپنے پورے جاہ و جلال سمیت موجود تھی لکھنا پڑھنا ایک اعجوبۂ روزگار تھا اخلاق پست سے پست ہو چکے تھے اس شدید تاریکی میں آفتاب ہدایت چمکا جسکی ضیا باری سے صرف خطۂ عرب ہی منور نہیں ہوا بلکہ اس کی نور پاش شعاعیں زمین کے ہر گوشہ پر چھا گئیں اور ملک عرب سے بلند ہونیوالی آواز نے صرف جاہل عربوں کو نہیں بلکہ دنیا کے تمام ارباب حکمت کو دنگ کر دیا اور آج جبکہ دنیا علوم کی بلند منزلوں پر سانسیں لے رہی ہے تیرہ سو برس پہلے بلند ہونیوالی آواز اپنی طاقت کو اُن سے منوائے بغیر نہیں چھوڑتی۔ اسکے بعد بھی اس اعلان میں کسی شک کی گنجایش رہتی ہے کہ سرور کائنات جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ خدائی آواز ہے۔

رجب کی ستائیس تاریخ جبکہ کفر زار عرب میں پہلی مرتبہ پیغمبر اسلام خدائی احکام پہونچانیکے عہدہ پر مامور ہوئے اسوقت آپکے سامنے ایک عجیب کشمکش موجود تھی آپ جانتے تھے کہ ادھر خدائی پیغام لوگوں کے کانوں تک پہونچا کہ غیروں کا کیا ذکر اپنے بھی خون کے پیاسے بن جائیں گے۔

آپ نے خدائی پیغام سنانیکے لئے سب سے پہلے جس ہستی کو منتخب فرمایا وہ آپکی فرمانبردار بی بی جناب خدیجہ رضؓ ہیں۔ آپ نے تذکرۃً انسے جبرئیل امین کے آنے اور باتیں کرنے کا ذکر فرمایا مگر اسوقت ہمارے پیغمبر کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ با معرفت بی بی نے خود سے کہا کہ یہ ناموس اکبر ہے حضرت اپنی پہلی تبلیغ میں کامیاب ہوئے اور قیامت تک

جناب خدیجہ کیلئے یہ شرف رہ گیا کہ آپ اعلان رسالت پر سب سے پہلے لبیک کہنے والی ہیں۔ اب حضرت اپنے چچازاد بھائی جناب علی مرتضیٰ کی طرف متوجہ ہوئے جو آپ ہی کی آغوش تربیت میں پرورش پا رہے تھے۔ ان سے رسالت کی پرزور تصدیق ہوئی یہ وقت ایسا تھا کہ تمام روے زمین پر صرف ایک عورت اور ایک بچہ تصدیق کرنے والا تھا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ مختصر سی خدائی جماعت اتنا اقتدار حاصل کریگی کہ ایک وقت تمام عالم مسخر ہو جائے گا۔ اور دنیا کا کوئی مذہب اسلام سے ٹکر لینے کی ہمت نہ کریگا اور جو ٹکر لیگا پاش پاش ہوئے بغیر نہ رہیگا

نمونہ عروج وزوال

(نوشتہ عالیجناب سید اکبر علی صاحب ایم۔ اے۔ ال۔ ٹی۔ پرنسپل شیعہ کالج لکھنؤ)

"ہاں! ہاں!! تو ایک عظیم الشان سلطنت کی ملکہ ہوگی اور تو نہایت تندرست۔ دولتمند اور عقلمند ہوگی اور تجھے وہ سب نعمتیں حاصل ہوں گی جن کی تمنائیں عورتوں کے دلوں میں رہتی ہیں۔" یہ ایک "جوتشی" کے منھ سے نکلتے ہوئے الفاظ ہیں جنھیں اس نے ہسپانیہ کے قصبہ مالگہ کے ایک شراب خانہ سے برآمد ہوتے وقت ایک غریب و نادار سنہرے بالوں والی لڑکی کے متعلق اپنی زبان پر جاری کئے تھے۔

غریب لڑکی کی نکبت زدہ ماں نے دوڑ کر نجومی سے پوچھا کہ "اطمینان۔ ہاں یہ بھی تو کہو کہ میری بچی کو ان تمام چیزوں کے ساتھ اطمینان بھی نصیب ہوگا"

بڑھیا نجومی نے جواب دیا کہ "اس کو اطمینان اسوقت تک نہ ملے گا جب تک یہ سب کچھ کھو نہ بیٹھے گی اور یہ لڑکی سو برس زندہ رہے گی"

اس سنہرے بالوں والی لڑکی کا نام یوجین ڈی مانٹجو تھا جو اپنے حسن میں اپنا نظیر نہیں رکھتی تھی اسکا نانا "اسکاٹلینڈ" کا کلوار تھا اور اسکا باپ ہسپانیہ کا ایک شریف نادار آدمی تھا۔

ابھی صغرسنی کی بہاریں یہ ہسپانیہ ہی میں دیکھ رہی تھی کہ ایک مرتبہ خانہ جنگی اور اسی کے ساتھ ہیضہ کی زبردست بربادی شروع ہو گئی۔ ان سے بچنے کے لئے اس کے باپ نے اسے پیرس بھیج دیا تھوڑے عرصے کے بعد پھر ہسپانیہ واپس آئی۔ اس زمانہ کے بہت سے قصے اس کے متعلق مشہور ہیں۔

بیان کرنے والے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ڈیوک بروک پر یہ اسقدر فریفتہ تھی کہ ڈیوک مذکور کی شادی اس کی بہن کے ساتھ ہونے لگی تو اس نے خودکشی کا ارادہ کر لیا ممکن ہے کہ یہ بھی یوجین کی جوانی کا ایک خبط ہو۔ لیکن ڈیوک کا اس کی زندگی پر کوئی گہرا اثر معلوم نہیں ہوتا ہے۔

تھوڑے زمانہ کے بعد ہم اسے اپنے ہونے والے شوہر لوئی نپولین سے خط و کتابت کرتے ہوئے پاتے ہیں اسوقت نپولین بحیثیت سیاسی قیدی کے قلعہ ہام کے قیدخانہ میں زندگی کے سخت ایام گذار رہا تھا اپنی روزی کمانے کیلئے یہ اسوقت شارل میگنی کی تاریخ لکھ رہا تھا لیکن غربت کی یہ حالت تھی کہ لکھنے کے لئے کاغذ تک میسر نہ ہو سکتا تھا۔ یوجین کی خط و کتابت کا سلسلہ اس سے جاری رہا یہاں تک کہ وہ قید سے چھوٹ کر نیویارک گیا اور وہاں سے واپس آکر لندن میں مقیم ہوا۔ ۱۸۴۹ء میں لوئی فلپ کے فرار کر جانے پر جب نئی مجلس کا کوئی نپولین ممبر منتخب ہو گیا گیا تب اس کی ملاقات یوجین سے پہلی مرتبہ ہوئی اور نپولین کو دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔

۱۸۵۲ء کے سرما میں آتش عشق اس قدر بھڑکی کہ نپولین کو اس کا اعلان ہی کر دینا پڑا۔ نپولین نے یوجین کو مع اس کی ماں کے ایک شاہی دعوت دی اور اس کی خوبصورتی اور شہسواری سے مسحور ہو کر ایک گلدستہ اور وہی گھوڑا جن پر وہ سوار ہو کر آتی تھی بطور تحفہ کے دیا۔

ادھر ہونے والی ملکہ الاسی کے محل میں منگنی اور انعقاد شادی کا درمیانی زمانہ گزار رہی ہے۔ ادھر فرانس میں ہر طرف اس کی مخالفت میں شور و غل مچا ہوا ہے سارے ملک میں سنسنی پھیل رہی ہے۔ بحر اعظم میں ہیجان پڑا ہوا ہے اس نئی حکومت کے تمام دشمن۔ مستبدین۔ حقدار آرلین کے امراء۔ جمہوریت پسند وغیرہ سب نے مل کر مجوزہ شادی کو ناجائز قرار دیدیا۔ بڈھے اور نوجوان امرا جنھوں نے نپولین سے عہد وفا کیا تھا وہ بھی ساتھ چھوڑنے لگے۔ ساتھ ہی اس کے عورتوں نے بھی شہزادی کے ساتھ بے اعتنائی شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نپولین کے غیض و غضب کا وہ نشانہ بن گئیں۔ لیکن ان تمام اہانت آمیز اور دل آزار واقعات کے دوران میں شہزادی نے سکون قلب سے کام لیا۔

۲۹ جنوری ۱۸۵۳ء کو یوجین فرانس کی ملکہ بن گئی۔ اور اس تاریخ سے اس نے یورپ میں اقتدار پیدا کرنا شروع کیا۔ اپنی ماں کے ہمراہ نہایت شاندار جلوس کے ساتھ وٹلہ شہر پہونچی جہاں اس کی شادی کے نپولین کے خاندان سے ہزاروں حسد کرنے والے کھڑے جلا کئے لیکن اس نے اُن کی کچھ پروا نہیں کی اس طرح سے کہ ایک غریب مفلس نادار لڑکی ایک دن میں سلطانہ کے مرتبہ پر فائز ہو گئی۔

یوجین لباس عروس پہنے ہوئے کھڑی ہے اور صرف ایک گھنٹہ اس کی تاجپوشی کے لئے باقی تھا۔ کہ ایک مرتبہ قرق مین آتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم گذشتہ بل کا قرضہ ادا نہ کرو گی تو تمھارا لباس عروس بھی قرق کر لیا جائے گا۔ لیکن ملکہ سکون و اطمینان یوجین اس واقعہ سے مطلق پریشان نہیں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ قرضہ کی ادائگی بحسن و خوبی انجام پاتی ہے۔

جب وہ دربار کے واسطے جا رہی تھی تو راستہ میں ایک غیر معمولی حادثہ پیش ہوا اس موقعہ پر اگر وہ سکون قلب سے کام نہ لیتی تو بڑے نتائج رونما ہوتے، یہ اُسی گاڑی میں جس میں نپولین اول اور جوزفین دربار کے لئے گئے تھے بیٹھی ہوئی تھی کہ تاج اپنے مقام سے ہٹ کر گر گیا۔ یہ ایک بڑی بدشگونی تھی اسے دیکھکر حاضرین کے غم واندوہ کے اثرات پیدا ہونے لگے۔ نپولین سوم خود زرد پڑ گیا اور خود تھر تھر کانپنے لگا لیکن یوجین کے چہرہ پر بل تک نہیں آیا۔ اس نے اُسی وقت مجمع میں سے ایک دیہاتی لڑکے کو بلا کر کہا کہ تم تاج اُٹھا کر مجھے دیدو۔ بوناپارٹ کے خاندان والے اپنا تاج ہمیشہ اپنی رعایا سے پاتے ہیں۔ یہ سن کر سارا مجمع ہنس پڑا اور خوشی میں تالیاں بجانے لگا۔

یوجین ایک نہایت مضبوط دل کی عورت تھی۔ کبھی مصیبت کے وقت گھبراتی نہ تھی۔ ایک مرتبہ فرانسیسی ناچ گھر میں داخلے کے وقت ایک آدمی نے سلطان کے اوپر تین فیر کئے ان میں سے دو فیر اس کی ٹوپی پر سے ہوئے۔ اُسے دیکھکر مجمع میں شور و غل ہونے لگا اور سخت ہیجان پھیل گیا۔ اس وقت یوجین ہی کا کام تھا جو اس نے ایسے نازک موقعہ پر حالت کو سنبھالا۔ اس نے فوراً ٹوپی سلطان کے سر سے اُتار کر ایک سپاہی کو دی اور ہنسکر کہا کہ " اب یہ عجائب خانہ میں رکھے جانے کے لائق ہو گئی ہے اور قریب کھڑے ہوئے لوگوں کے زخموں کے خون سے جہاں جہاں دھبے کپڑوں میں پڑ گئے تھے انکو اُس نے اپنے لبادے سے پوشیدہ کیا۔ ناچ کے ختم ہونے تک وہ ناچ گھر میں بیٹھی رہی۔

یوجین ملک فرانس کی پہلی بڑی مدبرہ تھی۔ اور وہ فرانس کی سچی ہی خواہ اور ہمدرد تھی سیاسی نقطہ نظر سے یوجین اور اس کے شوہر نپولین بڑی خطرناک حالت میں تھے۔ نپولین کے تخت کی بے ثباتی کے ساتھ یوجین کی نسل نے بہت سی ملکی اور سیاسی دقتیں ان دونوں میاں بیوی کے لئے پیدا کر دی تھیں۔ درباریوں کی غداری۔ متصل ملکوں کے ہمسایہ بادشاہوں کی سازشوں۔ اور باغیوں کی بغاوتوں کے علاوہ خود نپولین سوم کے خاندان والے یوجین کے شادی کرنے کی وجہ سے ناراض تھے اور اسے تخت سے اُتار دینا چاہتے تھے۔ ایسی مخالفتیں یوجین کے پرسکون دل اور مضبوط قلب ہمیشہ نپولین کے آڑے آتا رہا۔ جب نپولین سوم کسی معاملہ میں پس و پیش کرتا تو یہ یوجین ہی ہوتی تھی جو اسے ہمت دلاتی تھی۔ جب وہ کمزوری کا اظہار کرتا تھا تو یہ اُسکو بہادر بناتی تھی۔ جب وہ کسی سیاسی کام سے جی چراتا تو یہ اُس کو اُسے کرنے پر آمادہ کرتی تھی۔ یہ یوجین ہی کی دماغ کی نکالی ہوئی بات تھی کہ ۱۸۵۵ء میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان ایک عہد نامہ ہوا اور اس سلسلے میں یوجین کی دوستی ملکہ وکٹوریہ سے ایسی ہوئی کہ جس کا خاتمہ ملکہ وکٹوریہ کے انتقال کی وجہ سے سنہ ۱۹۰۱ء میں ہوا ان دونوں کے درمیان

دوستی کے مضبوط ہو جانے کے تین سبب ہوئے - اوّل یوجین کا سفر انگلستان دوم ملکہ وکٹوریہ کا فرانس میں بازدید کے لئے آنا - سوم یوجین کے بیان کے بان ۱۶ مارچ ۱۸۵۶ء کو ایک لڑکے کا پیدا ہونا - یہ زمانہ یوجین کے لئے انتہائی عروج کا تھا - ابتک وہ صرف مشہور اور ممتاز ہوتی رہی لیکن اس وقت سے اس نے اپنے شوہر کے ساتھ انتظام سلطنت میں حصہ لینا شروع کیا - جب فرانس اور آسٹریا میں جنگ ہو رہی تھی تو سلطان کی عدم موجودگی میں اسی نے اس کی قائم مقامی کی -

رفتہ رفتہ ملکہ یوجین کی ایک جماعت پیدا ہو گئی - تھوڑے ہی زمانہ میں ملکہ یوجین کے تدبر اور فراست کی وجہ سے یہ جماعت ایسی معزز اور باقتدار ہوئی کہ نہ صرف ملکی معاملات میں اس کی رائے اہمیت رکھتی تھی بلکہ امور خارجہ کے جملہ مسائل بھی یہی جماعت کرتی تھی -

جب سلطان کی صحت خراب ہوئی تو اسے تبدیل آب و ہوا کی غرض سے الجزائر جانا پڑا - اسکی عدم موجودگی میں یوجین خود کونسل کے جلسوں میں شریک ہوتی تھی اور وزرا کو مشورہ دیتی تھی - اگر کسی وجہ سے جلسہ میں شرکت کرنے سے معذور رہی تھی تو وزرا جلسہ کی کارروائی سے اسے مطلع کر دینا ضروری سمجھتے تھے -

نپولین اول کی صد سالہ یادگار قائم کرنے کی غرض سے ۱۸۶۹ء میں یہ کارسکا گئی - اس کے چند ہفتے بعد وہ ملک مصر سلطان کے عوض نہر سویز کا افتتاح کرنے گئی - اس کے بعد اس نے وینس اور ایتھنس کا سفر کیا - اٹلی اور یونان دونوں ملکوں میں اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا -

قسطنطنیہ میں اس کی توقیر و عزت سب سے زیادہ ہوئی - کیونکہ یہاں سلطان روم نے دونوں ہاتھ سے مٹھی بھر بھر کے روپیہ اس پر سے رستے بھر نچھاور کئے سلطان نے یوجین کو شاہی جہاز سے اُتار کر محل تک لانے کی غرض سے ایک بجرا اسی ہزار پونڈ صرف کر کے بنوایا تھا - اور سڑک پر دو رویہ اُس کے استقبال کے لئے بیس ہزار فوج کھڑی کی گئی تھی اور شام کو شاہی محلات میں اسے ایک نہایت شاندار پرخلوص دعوت دی گئی -

زوال وعروج

قسطنطنیہ سے واپس آتے ہی پیرس میں کچھ ایسے سیاسی انقلابات رونما ہوئے اور پارٹی بندیاں شروع ہوئیں کہ جن کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس اور جرمن میں لڑائی چھڑ گئی اور یوجین کی جماعت کو شکست پر شکست ہونے لگی - یوجین گو کہ سیاسی حلقوں پر اپنا اقتدار کھو رہی تھی لیکن دنیائے فیشن میں اب بھی وہ معزز ملکہ تھی -

جب فرانس کی شکستوں کی خبریں آنے لگیں تو یوجین سینٹ کلاوڈ سے ہنگر پیرس آگئی - یہاں آکر

اس نے کونسل کا ایک جلسہ منعقد کیا اور شب بھر اس مسئلہ پر غور کیا کہ پیرس کی طرف اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو کیونکر روکا جائے۔

بالآخر ستمبر ۱۸۷۰ء کے پہلے ہفتہ میں وہ نامبارک گھڑی آ ہی گئی کہ جب جماعت مقننہ کے وفد نے آ کر یوجین سے کہا کہ بس اب تم تخت سے اُتر آؤ۔ یوجین کو حیل حجت کے بعد تخت سے اُترنا ہی پڑا۔

اُسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد پولیس کوتوال نے آ کر اطلاع دی کہ "رعایا نے شاہی محلات کے پھاٹک توڑ ڈالے ہیں۔ شاہی عقابوں (جھنڈوں) کو پھاڑ کر پھینک دیا ہے۔ اور عنقریب بلوائی محل کے اندر داخل ہونے والے ہیں۔"

یوجین ایسی باہمت عورت بھی یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی کانپ اُٹھی۔ دن کے چار بجے تھے کہ یوجین کو وہ محلات چھوڑنا پڑے جہاں اس نے کامل سترہ سال بحیثیت ملکہ کے قیام کیا تھا۔ یہ لوگ بھاگ کر ایک امریکن دنداں ساز کی دوکان میں چھپی لیکن بلوائیوں نے وہاں بھی اُسے گھیر لیا بمشکل تمام یہ اپنی جان بچا کر انگلستان پہونچی۔

۱۸۷۳ء میں اس کے شوہر کے انتقال کے بعد اُس نے اپنے فرزند کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کی لیکن بدقسمتی سے وہ بھی یکم جون ۱۸۷۹ء میں قتل ہو گیا۔

ان مصائب کے بعد دنیا کا عام خیال تھا کہ یوجین زندہ نہ بچے گی۔ لیکن اس قوی دل اور باہمت عورت نے پھر ایک مرتبہ اسی فرانس کی گلیوں کی بحیثیت ایک سیاح کے سیر کی جہاں وہ کچھ عرصہ قبل حکومت کرتی تھی۔ یہ گھومتے گھومتے اپنے لگائے ہوئے باغوں میں پہونچی وہاں پہونچکر وہ ایک پھول توڑنے کے لئے جھکی تھی کہ محافظ نے چلا کر کہا "اس باغ میں پھول توڑنے کی ممانعت ہے" یہ سن کر یوجین نے جواب دیا "میں نے ان پھولوں کے پودوں کو لگایا ہے۔ میں یہاں کبھی رہتی تھی۔ میں ملکۂ فرانس یوجین ہوں" محافظ نے یہ سن کر جواب دیا "فرانس میں اب جمہوری سلطنت ہے اس میں کوئی ملکہ نہیں ہے"

یوجین نے بالآخر قسمتی کی تمام پیشین گوئیاں پوری کر کے ۱۹۲۰ء میں ۹۴ برس کی عمر میں ملک ہسپانیہ میں انتقال کیا۔ تمت

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

دربار شام کا ایک دلچسپ منظر

ہاشمی تدبر اور اموی ڈپلومیسی کا مقابلہ

(از جناب علامہ مولانا سید ابن حسن صاحب رضوی جارچوی ایم۔اے دام برکاتہ)

ہیبت اور استبداد کے طویل دور کے بعد چند روز کے لئے عرب کی قسمت جاگ اٹھی تھی مرکز خلافت کے عدل و انصاف کی شہرت اس قدر عام ہو گئی تھی کہ عورتیں تک بھی آزادانہ دربار خلافت میں حاضر ہوتی تھیں اور بڑے سے بڑے عامل کے خلاف مرافعہ کرکے اپنا حق حاصل کر لیتی تھیں۔ لیکن وہ ایک بجلی تھی کہ گھنگھور گھٹاؤں میں کوند کر غائب ہو گئی۔ بھادوں کے مہینہ کا ایک ابر پارہ تھا جو برسا اور کھل گیا۔ اب پھر وہی تاریکی تھی اور ابر عدل کے چند چھینٹوں نے برسوں کی پیاسی زمین کی پیاس کو اور بڑھا دیا تھا وہ آنکھیں جو علیؑ اور اُن کی دادرسی کو دیکھ چکی تھیں وہ ہستیاں جو انصاف دوست اور عدل پرور حکام کی خوگر ہو گئی تھیں چاروں طرف نظر ڈالتی تھیں مگر سناٹا ہی سناٹا نظر آتا تھا۔

ابن ارطاۃ کی درازدستیاں حد سے گزر گئی ہیں لوگ اس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر بغاوت پر آمادہ ہیں۔ بہادر باپ کی بہادر بیٹی۔ جری بھائی کی جری بہن سودہ وفد لیکر دربار خلافت کی طرف چل کھڑی ہوئی ہے۔ وقت تھا جب اس کے اونٹوں کا رُخ کوفہ کی طرف ہوتا تھا اب مرکز خلافت بدل چکا تھا اور دربار تک پہونچنے کے لئے اونٹوں کو طویل سفر طے کرنا تھا لق و دق ریگستانوں کو عبور کرکے قافلہ دمشق میں داخل ہوا اور وہی خاتون جو بوسیدہ بوریئے پر بیٹھنے والے خلیفہ کے سامنے پیش ہوئی تھی آج اس بادشاہ کے دربار میں داخل ہو رہی ہے جس کی پیشانی کی شکن۔ اطلس و دیبا کی قبا۔ گنگا جمنی کرسی حضرت عمر کے اس قول کی تصدیق کر رہی ہے کہ

"معاویہ ایک دن مسلمانوں کا قیصر ہوگا"

سودہ کو سامنے کھڑا ہوا دیکھکر امیر شام کے پُرانے زخم ہرے ہو گئے۔ نگاہ کے سامنے صفین کا وہ خونی منظر آگیا جب تدبیر اور تقدیر میں معرکہ آرائی ہو رہی تھی صفیں آراستہ تھیں۔ تلواریں بجلیوں کی طرح چمک رہی تھیں اور سودہ کا بہادر بھائی شامیوں کے لشکر کو فصل کی طرح کاٹ کاٹ کر گرا رہا تھا۔ ہائے کیسا نازک موقع تھا بہادر میدان میں للکار رہے تھے اور امیر شام خوف و رجا کے عالم میں زرہ بافتہ

خیمہ میں چھپے ہوئے تھے لمحہ بہ لمحہ جاسوس آتے تھے اور میدان کی خبریں دیتے تھے کہ شام کے لشکر کے قدم اکھڑ گئے کوفہ کے بہادر بڑھے چلے آرہے ہیں اب معاویہ کا خیمہ چند ہی قدم پر ہے۔ سودہ اپنے بہادر بھائی کا دل بڑھا رہی ہے۔ دیکھنا آج ابوسفیان کی اولاد کا نام و نشان باقی نہ رہ جائے۔ بھائی بہن کے جرأت آموز اشعار سن کر شیر کی طرح حملہ کر رہا ہے۔ ایک طرف وہ ہے دوسری طرف مالک بن اشتر ہیں دونوں کے فلک شگاف نعروں نے امیر شام کو لرزہ براندام کر دیا ہے۔ قریب ہے کہ وہ سر جس میں خلافت کا سودا ہے خاک و خون میں لوٹتا نظر آئے کہ قرآن نیزوں پر بلند ہو گئے اور علیؓ کی فوج کے بگڑے ہوئے سپاہیوں نے خاندان اشتر کے بہادروں کو معاویہ کے خیمہ کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔ ابن اشتر کی تلوار ابھی اپنا کام کر رہی تھی وہ چار قدم آگے بڑھ کر ایک بھرپور وار اموی سلطنت کے خواب کا خاتمہ کر سکتا تھا کہ ایک قاصد علیؓ کا یہ پیام لے کر آیا۔

"بھائی اب بھی دیر کی تو پھر میری خاک و خون میں لوٹتی ہوئی لاش آکر دیکھو گے"

عمرو ابن عاص اور معاویہ کا افسوں کارگر ہو گیا اور اب کوفہ کے سپاہی پورس کے ہاتھیوں کی طرح اپنی ہی فوج کو کچل رہے ہیں۔

قوت متخیلہ یہ پورا منظر معاویہ کی نگاہوں کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اللہ رے انقلاب! اس بھائی کی بہن جو ایک دن اس باغی امیر کے لئے پیام اجل بنا ہوا تھا آج اس کے سامنے کھڑی تھی امیر جذبات سے مغلوب ہو کر کہہ اٹھتا ہے۔

"سودہ! کیا تو وہی خاتون نہیں ہے جس نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے"

امیر شام نے یہ شعر پڑھ کر اس غم کو تازہ کر دیا جو برسوں سے مصیبت زدہ بہن کے استخوان کو گھلا رہا تھا دبا ہوا ناسور پھر رسنے لگا۔ بجھی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی مردہ بھائی کی یاد تازہ ہوئی۔

سودہ نے تخت پر بیٹھے ہوئے امیر پر نگاہ ڈالی۔ پھر اپنی حالت کا اندازہ لیا۔ آج اگر وہ بہادر بھائی زندہ ہوتا تو اس دربار میں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ حالات ناسازگار تھے زمانہ بدل چکا تھا۔ سودہ نے ٹھنڈی سانس بھری۔ کہا۔

"اے امیر گزرے ہوئے زمانہ کو یاد کرنا فضول ہے"

امیر شام نے کہا تیرے بھائی کی یاد ایسی نہیں ہے جس کو آسانی سے بھلایا جا سکے۔ ایک مصیبت زدہ عورت کے لئے جو عامل کے ظلم و ستم کی فریاد لیکر آئی ہو سوائے اس کے کیا چارہ تھا کہ وہ عفو کی درخواست کرتی یہ بات ختم ہوئی تو امیر شام نے پوچھا کہ تمہارے یہاں تک آنے کا مقصد کیا ہے؟

کسی حریت پسند قوم کی آزاد روی اور صاف بیانی کو مٹانے کے لئے برسوں کی استبداد کی ضرورت ہے۔ علیؑ کے مساوات پرور اور حریت آفریں دور کو گزرے ہوئے ابھی دن ہی کتنے گزرے تھے۔ سودہ نے اس جرأت کے ساتھ جو ایک عربی عورت کے لئے مخصوص ہے سر دربار امیر شام کے عامل ابن ارطاۃ کے مظالم کی داستان بیان کی۔ فصیح و بلیغ خاتون جس نے صحرا کے دامن میں پرورش پائی تھی۔ اپنا شکایت نامہ پیش کر رہی تھی۔ اور امیر شام کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ مطلق العنان شخصی حکمران کے دربار میں ایسی بے باکی اور جرأت کب برداشت کیجا سکتی ہے۔ گرگ باراں دیدہ کے کان تو سودہ کے بیان کی طرف اور آنکھیں اہل دربار کی جانب۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ مظلوم خاتون کی داستان غم درباروالوں کے چہرہ پر کیا اثر پیدا کر رہی ہے۔ بیان ختم ہوا اور ابو سفیان کا مدبر بیٹا سنبھل کر بیٹھا اس کے منھ سے وہ کلمے نکلے جو اسکے دلی جذبات کے آئینہ دار تھے۔

"میں تجھے اسی عامل کے پاس بھیجدونگا کہ وہ تجھکو اس جرأت اور بیباکی کی سزا دے"

کن کن امیدوں کو لیکر سودہ نے ریگستانوں کا صبر آزما سفر طے کیا تھا وہ کیا سوچ کر گھر سے بے گھر ہوئی تھی اور یہاں کیا ہو رہا تھا وہ سمجھتی تھی کہ جس طرح علیؑ نے اس کی فریاد رسی کی تھی امیر معاویہ بھی اس کی فریاد سنے گا۔ کیا خبر تھی کہ ابن ارطاۃ جیسے ظالم و جابر لوگوں ہی کے بل بوتہ پر معاویہ تخت خلافت تک پہونچا ہے ان کو ناراض کر کے وہ ایک دن بھی حکمرانی نہیں کر سکتا۔

اب سودہ کی باری تھی کہ اسکی آنکھوں کے سامنے علیؑ کے دور خلافت کا منظر آئے۔ شاعر کے احساسات بھڑک اٹھے اس کے منھ سے بے ساختہ یہ شعر نکل گیا ؎

صل الالٰہ علی روح تضمنہ ! قبر فاصبح فیہ العدل مدفونا

(اس روح پر خدا کی رحمت ہو جس کو قبر نے اپنی آغوش میں لے لیا ہے کہ عدل و انصاف بھی اسی کے ساتھ دفن ہو گیا)

معاویہ چونکا۔ قبیلہ ہمدان کی شاعرہ کس کے عدل و انصاف کو یاد کر رہی ہے؟ ہاں یہی تعریف وہی ہوتی ہے جو کسی کے مرجانے کے بعد کی جائے کہ اس وقت خوف و طمع دونوں موجود نہیں ہوتے اور جب یہ تعریف دشمن کے دربار میں ہو تو اس کی صداقت کا وزن اور بڑھ جاتا ہے۔

اب معاویہ دریافت کرتا ہے کہ یہ کس کے عدل و انصاف کے گن گا رہی ہے۔ اور جواب ملتا ہے

"علیؑ کے"

وہ پوچھتا ہے "میں بھی تو سنوں علیؑ نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

"قبیلۂ ہمدان کی فصیح خاتون گزرے ہوئے زمانہ کی کہانی سناتی ہے۔

"میں ایک دن علیؑ کے پاس ان کے عامل کی شکایت لیکر گئی۔ میں نے انکو رقص و سرود کی محفل میں نہیں بلکہ نماز میں مصروف پایا۔ فارغ ہوئے تو میں نے اپنی مصیبت بھری داستان سنائی۔ میں اپنا حال سنا رہی تھی اور علی زار و قطار رو رہے تھے کہ میرے عہد حکومت میں دنیا پر یہ ظلم و ستم ہو رہے ہیں۔ فوراً عامل کے نام مراسلہ بھیجا اور اسکو برطرف کر دیا۔"

عدل و انصاف کی یہ کہانی سنکر امیر شام کے سوتے ہوئے جذبۂ دادگری نے بھی انگڑائی لی وزیروں سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

"عامل کو لکھ دو کہ اس عورت سے ساتھ اچھا سلوک کیا کرے"

امتیاز پرست امیر سمجھتا ہو گا کہ اس مخصوص عزت کے لئے ہمدانی خاتون میرا شکریہ ادا کرے گی۔ اسے کیا خبر تھی کہ یہ علیؑ کا مساوات پر ور دَور دیکھے ہوئے ہے۔ یہ اتنی دور کا سفر اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی ساری قوم کے لئے طے کرنے آئی ہے امیر شام لاکھ کہتے رہے کہ

"تجھے دوسروں کی کیا فکر ہے تو ہمارے ظلّ عنایت میں چین سے زندگی بسر کئے جا"

مگر وہ نہ مانی۔ اب ابو سفیان کے فرزند کی آنکھیں کھلیں اور انھیں محسوس ہوا کہ علیؑ دنیا سے گزر گئے مگر آزادیٔ ضمیر حریت خیال اور مساوات کا جو تخم انھوں نے سرزمین اسلام پر بو دیا وہ آہستہ آہستہ نشو و نما پا رہا ہے۔ استبداد۔ ظلم اور جور کی مسلسل جد و جہد بھی کہیں برسوں میں جا کر اس حریت پسندی کا خاتمہ کر سکے گی۔

فرعون اعمال اور قارون خصال شخصی حکمران نے صنف لطیف کو اس جرأت اور بیباکی کے ساتھ اپنے اور اپنی قوم کے حقوق کی وکالت کرتے ہوئے کب دیکھا تھا۔ وہ بے چین ہو کر اس خاتون کا منھ تکنے لگا ان فقروں پر غور کیجئے جو اس وقت امیر شام کے منھ سے نکلے۔ دیکھئے یہ اُس کے دل کی بےچینی اور کرب کی کس خوبصورتی کے ساتھ غمازی کر رہے ہیں۔

ھیھات علمکم ابن ابی طالب الجرأت علے السلطان۔

(ارے ابی طالب کے فرزند نے تم کو بادشاہوں کے حضور میں آزادانہ گفتگو کرنے کی عادت سکھا دی ہے)

یہ یادگار الفاظ منھ سے نکال کر امیر شام نے علیؑ کے طرز جہانبانی کو وہ خراج تحسین ادا کیا ہے جس کا لطف کچھ مدبران عالم ہی اُٹھا سکتے ہیں۔ کون تھا جو ابو سفیان کے بیٹے کو بتاتا کہ اسلام آیا ہی اسی لئے تھا

کر شاہ و گدا کے امتیاز کو مٹا کر بنی آدم کو بھائی بھائی بنا دے۔ برسوں کی مٹی ہوئی جراتوں کو زندہ کرے اور ہر فرد کو اپنے جائز حقوق کے حصول کی آزادی بخشے۔ اگر دنیا منہاج رسالت اور سنت آل محمدؐ پر چلتی تو نہ معلوم آج بنی آدم ترقی کے کس زینہ پر پہنچ گئے ہوتے۔

مُصلح اعظم

عرب کے زمانۂ جاہلیت کے بگڑے ہوئے اخلاق جنکو رسولؐ ظاہری طور پر سدھار گئے تھے اُنکی وفات پر وہی بدویت وجہالت مسلمانوں میں عود کرنے لگی بدوی اور صحرائی قانون از سر نو ڈھکے پردوں میں جاری ہونا شروع ہوا قبائلی اور نسلی امتیازات بر سر کار آنا شروع ہوگئے تقسیم غنائم میں امتیازات عہدہ و مناسب میں امتیازات بیت المال سے خلیفہ اور خلیفہ زادیوں کی تنخواہیں مقرر ہونا شروع ہوگئیں۔ رشتہ داروں کے لئے اموال مسلمیں وقف ہوگئے سرمایہ داری و ملک گیری کا غیر منقطع سلسلہ شروع ہوگیا۔ علی ابن ابی طالبؑ اگر ایسے نازک وقت میں تلوار اُٹھاتے تو بیشک اُن جناب کا اندیشہ قوم کے علانیہ ارتداد کا عملی جامہ پہن لیتا اور اسلام ظاہری بھی چھوڑ بیٹھتے ضد اور ہٹ سے قرآن و سیرت رسولؐ کی بلا تاویل ظاہر بظاہر مخالفت کرتے اور علیؑ کو سد راہ سمجھکر اور اولاد رسول کو بھی اصحاب رسولؐ قتل کرکے رسولؐ کی اُن حدیثوں کا مصداق کھلم کھلا بن جاتے جو علیؑ اور اولاد علیؑ کے قاتلوں ایذا رسانوں کی بابت کثرت سے موجود ہیں۔ علاوہ اسکے نو مسلم خلافتی جنگ کو دنیاوی جنگ اور نبوت و امامت کو دنیا داری کا ڈھکوسلا سمجھکر پچھلے مذہبوں پر لوٹ جاتے اُس مصلح اعظم نے قرآن سیرت رسولؐ کو ہاتھ میں لیکر قولاً و عملاً اپنی ذات کو پیش کرکے اسلام کو بچا لیا اور قوم کے ظاہری اسلام کے سد راہ ہوکر کھلم کھلا اسلام سے روگردانی نہ ہونے دی اور سب کچھ ہوتے دیکھا اور بجز احتجاج و نشر معارف حقہ کوئی مزاحمت نہ کی کیونکہ دربار علوی میں جب امیر معاویہ کی سیاسی چالوں کا ذکر آیا تو صاف صاف فرما دیا لولا التقی لکنت ادھی العرب اگر تقویٰ و پرہیزگاری اور خوف خدا نہ ہوتا تو میں تمام عرب میں بے پناہ چالاک انسان ہوتا۔

علیؑ نے حاکم و محکوم بنکر حقیقی سیاست کا ان چند جملوں میں مطلب سمجھا دیا۔ چالاکی، مکاری، حیلہ سازی احکام الٰہی سے بے اعتنائی کا نام اگر سیاست ہے تو وہ شخص قوموں کا نسلاً بعد نسل مجرم ہے وطن کا مجرم ہے، تہذیب و

اخلاق کا مجرم ہے، خدا کا مجرم ہے، آج عالم کے سیاسئین کے متعلق دنیا کے کھلے ہوئے فتوے موجود ہیں خود ارباب سیاست کے دست و بازو اور اسی مشین کے کل پرزے تقریروں تحریروں میں ان لعنتی کارگزاریوں کی خود پردہ دری کرتے رہتے ہیں۔ کیا کہنا اُس سیاست علویہ کا جسکا سنگ بنیاد تقویٰ ہو۔

کلام فصاحت التیام اعلیحضرت سلطان العلوم خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

حدیث نور صحاح ستہ

انا و علی من نور واحد

غزل

ہین مصطفیٰ و علیؑ ایک نور اطہر سے
عجیب نقش کھچا کلک صنع داور سے

حسن حسینؑ کا بطن بتولؑ سے ہی ظہور
شمیم گل کا ہی معدن گل صنوبر سے

بہار گل میں یہ لالے کا رنگ کہتا ہی
صبا نے جام بھرا ہے ملئے مقطر سے

کرم کیا ہے نیا آج ابر نیسان نے
صدف کا بھر گیا دامن عدن کے گوہر سے

چلو اٹھو کہ ہوا وقت تم بھی بہر صلوۃ
یہ حکم سن لو تکبیر کے صوت خوشتر سے

یہ کس کے فضل و شرف میں قلم بھی ہی عاجز
یہ نقش کھینچنا آسان نہین سخنور سے

ہی خاص رشتہ جو تسبیح کو امام کیساتھ
پھری وہ جاتی ہی عثمان ید مطہر سے

مرزا غالب مرحوم کے چند اشعار

(از جناب بیخود مرحوم)

قطعہ

گرچہ تو وہ ہے کہ ہنگامہ اگر گرم کرے
رونق بزم مہ و مہر تری ذات سے ہے

اور میں وہ ہوں کہ گرجی میں کبھی غور کروں
غیر کیا خود مجھے نفرت مری اوقات سے ہے

حل اگرچہ تو وہ ہے کہ چاہے تو بزم مہر و ماہ کی زینت بنجائے اور میں وہ ہوں کہ اگر جی میں کبھی غور کروں تو غیر تو غیر ہیں خود مجھے اپنی ذات اور اپنی گری ہوئی حالت سے نفرت ہے۔

وجوہ بلاغت انسان عروج کمال کی طرف متوجہ ہو تو ملائکہ مقربین سے آگے بڑھ جائے اور نزول حال کی طرف مائل ہو تو بہائم کیا ہر ذرہ خاک سے پیچھے رہ جائے۔ "ہنگامہ اگر گرم کرے" اور "جی میں کبھی غور کروں" یہ ٹکڑے انسان کی دونوں حالتوں کے آئینہ دار ہیں اور حد عروج اور حد نزول کی داستان کہہ رہے ہیں۔ انسان بالعموم اپنے مصائب میں گرفتار یا نفس دنی کی لذتوں میں سرشار رہا کرتا ہے۔ نہ وہ ہر وقت عروج نہ وہ اعتلا کا خواب دیکھتا ہے نہ ہر وقت اپنی حالت زار کا خیال رکھتا ہے۔ یہ صورتیں کبھی کبھی پیش آتی ہیں۔ اور ہر ماہر نفسیات سمجھتا ہے کہ یہ دونوں ٹکڑے طبیعت انسانی کے مد و جزر کی تصویر و تفسیر ہیں یعنی تو اتنا جلیل کہ ذرا سی توجہ میں بزم زمین کا کیا ذکر بزم آسمانی کا صدر بن سکتا ہے اور میں اتنا ذلیل کہ کائنات کی کوئی فرد بلکہ اس خاکدان کا کوئی ذرہ بھی مجھے وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ مجھے خود اپنی ذات اور اپنی اوقات سے نفرت ہے۔

اعتراض علامہ سید علی حید رصاحب نظم طباطبائی لکھنوی (نواب حیدر یار جنگ) "مجھے میری اوقات سے نفرت ہے" محاورہ اُردو کے رو سے غلط ہے۔ نہ لکھنؤ کی زبان ہے نہ دلی کی۔ اکبر آباد کی ہو تو ہو۔

جواب اعتراض۔ لکھنؤ کی زبان مستند ہے تو اہل لکھنؤ یا مقلدین لکھنؤ کے لئے۔ دلی والے اب تو زبان لکھنؤ کی پیروی اپنے لئے ننگ سمجھتے ہیں پھر مرزا غالب کے زمانہ کے متعلق ایسا خیال کرنا میں کیا کہوں کہ کیا ہے اس شعر کی نثر کرلی جائے تو کھل جائے کہ فاضل معترض نے اسے سرسری طور پر دیکھا ہے اور اس شعر کو زبان لکھنؤ و دلی کی بحث سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

شرح - اور میں وہ ہوں کہ اگرچہ میں کبھی عذر کروں تو تیری ذات سے غیر کیا (غیر کا کیا ذکر) مجھے خود نفرت ہے - ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں "میری ذات کی جگہ" اپنی ذات" کوئی نہیں بول سکتا اور بولے تو وہ لکھنؤ کی زبان نہ رہیگی نہ دلی کی - ہاں اگر یہ ٹکڑا "غیر کیا" اس میں نہ ہوتا تو بےشک یہ اعتراض اُٹھنے والا تھا - بیخود

قطعہ

گئے وہ دن کہ نادانستہ غیروں کی وفاداری — کیا کرتے تھے تم تقریر ہم خاموش رہتے تھے
بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مل جاؤ — قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں "کیوں ہم نہ کہتے تھے"

حل - وہ زمانہ گیا کہ جب تم بغیر جانے بوجھے غیروں کی وفاداری کے قصے بیان کیا کرتے تھے اور ہم تمہارا منھ دیکھا کرتے تھے اور زبان سے کچھ نہ کہتے تھے اب اگر رقیبوں سے بگڑ گئی تو بگڑ گئی تمکو ہم سے شرمندگی کیوں ہے تم اس کا خیال نہ کرو جو ہوا وہ ہوا اب مل بھی جاؤ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ کھل کر طعن و تشنیع کرنا کیا معنی ہم یہ بھی نہ کہیں گے کہ "کیوں ہم نہ کہتے تھے آخر ہوا نہ وہی -

(ارشاد طباطبائی لکھنوی) یہ قطعہ ایسا بے تکلف نظم ہوا ہے کہ نثر بھی ایسی نہیں ہو سکتی مگر ایک تو تعقید معنوی ہو گئی ہے کہ اوپر والے شعر میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ "ہم خاموش رہتے تھے" اور دوسرے شعر میں یہ ظاہر کرتے ہیں "کیوں ہم نہ کہتے تھے" دوسرے یہ کہ تم غیروں کی وفاداری تقریر کیا کرتے تھے خلاف محاورہ ہے جس جگہ لفظ "تقریر" صرف کیا ہے محاورہ میں یہاں لفظ بیان ہے یا اظہار -

جواب - جناب طباطبائی نے اس قطعہ میں تعقید معنوی کا ذکر بے محل فرمایا ہے مصنف کا یہی ٹکڑا "ہم خاموش رہتے تھے" بزبان حال اعتراض جناب شارح کا رد کر رہا ہے اگر فاضل معترض نے اس طرف نظر فرمائی ہوتی کہ عاشق، معشوق کے خوش کرنے اور خوش رکھنے کے لئے خدا جانے کیا کیا کہا کرتا ہے علامہ نیشاپوری کہتا ہے

نا منفعل ز رنجش بیجا نہ بینمش — می آرم اعتراف گناہ نبودہ را

اور خود یہ قطعہ عاشق کے اس طرز عمل کی بہترین مثال ہے اور یوں کہ اگرچہ بالعموم عاشق اپنے سوا کسی اور چاہنے والے کو عاشق نہیں سمجھتا اور اُسے بوالہوس (ملہوس) کے نام سے پکارتا ہے لیکن جب معشوق رقیبوں کی وفاداری کا تذکرہ کرتا تھا تو وہ چپ رہتا تھا اور ایسی کوئی بات جس سے انکار وفائے اغیار ظاہر ہو - نہ کہتا تھا اور صرف اس خیال سے کہ کہیں معشوق کو ملال نہ ہو معشوق کی ہاں میں ہاں ملانا عشاق کا شیوہ ہے مگر رقیب کی وفاداری کا ذکر اور پھر معشوق کی زبان سے - یہ بات بھی

کچھ ایسی تھی کہ وہ اس کی تائید نہ کرسکتا تھا اور اُس کا چپ ہو رہنا گویا زبان حال سے یہ کہنا تھا کہ تم دعوے کیں ہو رقیب اور وفاداری ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے جیسے شاعر نے خاموش رہنا کہا وہ درحقیقت زبان حال سے کہنا تھا جب یوں ہے تو تعقید معنوی کا خیال بھی گناہ ٹھہرتا ہے۔ اب رہا یہ ارشاد کہ تقریر کرنا۔ بیان کرنے کے معنوں پر خلاف محاورہ ہے۔ اس کے متعلق یہی کہنا ہے کہ یوں فرمائیے کہ یہ فارسی محاورہ کا ترجمہ ہے جیسا مرزا رفیع سودا فرماتے ہیں۔

اس دل کی تف آہ سے کب شعلہ برآوے بجلی کو دم سرد سے جس کے حذر آوے

علاوہ اس کے میری اس تحریر کا ایک اور شاہد بھی موجود ہے وہ یہ کہ اگر معشوق نے ان کے سکوت کو انکار وفاداری اغیار نہ سمجھا ہوتا تو جب وہ بے وفا ثابت ہوئے تھے تو دونوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا نہ معشوق شرمندہ ہوتا بلکہ دونوں کو اپنی غلطی پر حیرت، تنبہ اور افسوس ہوتا اور آج دونوں اغیار کی بے وفائی پر ملامت کرتے۔

تدقیق ۔ یہ دو شعر نہیں دو دفتر ہیں بہت سے واقعات کی تصویر اور بہت سے کیفیات کا نقشہ ان میں دکھایا گیا ہے ایک تو اس زمانہ کی تصویر نظر آتی ہے جب معشوق اپنی سادگی سے غیروں کی وفاداری کا دم بھرا کرتا تھا۔ اور غریب عاشق کو معشوق کی سادگی پر حیرت بھی ہوتی تھی افسوس بھی ہوتا تھا تکلیف بھی ہوتی تھی۔ پیار بھی آتا تھا مگر اس کی دلشکنی اور خفگی کے خیال سے دم بخود سُنا کرتا تھا۔ مجال انکار نہ ہوتی تھی اب دوسرا زمانہ یہ ہے کہ غیروں کی بیوفائی کا راز طشت از بام ہوا اُن کی غداری الم نشرح ہوئی اور اُسے اتنی شہرت ہوئی کہ عاشق کو بھی خبر ہو گئی اور یہ حال خود معشوق نے عاشق سے نہیں بیان کیا اسپر یہ ٹکڑا "کیا شرمندگی" جانے دو مل جاؤ شاہد ہے معشوق نے ان سے بھی ملنا چھوڑ دیا اب کہیں ملاقات ہو گئی ہے تو کہا جا رہا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب تم غیروں کی وفاداری کے افسانے ہمکو سنایا کرتے تھے اور ہم چپ رہا کرتے تھے اب رقیبوں سے بگڑ گئی تو تمکو مجھ سے اسقدر شرمندگی کیوں ہے اجی جانے بھی دو جو ہوا سو ہوا۔ اگر تمکو یہ خیال ہو کہ اگر تم کو یہ خیال ہو کہ میں تمکو طعنے دونگا تو اسے دل سے نکال ڈالو۔

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے اُٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کیلئے

یہ شعر نہیں کائنات شاعری ہے اور بہت سی مختلف حالتوں اور کیفیتوں کا مرقع۔ اس شعر میں پہلے تو مرزا نے ایک چلتی پھرتی تصویر دکھائی ہے وہ یوں کہ ایک شخص دربار پر پہونچا اور کس حالت میں اسطرح کہ منھ پر ہوائیاں اُڑتی ہوئی۔ صورت بدلی ہوئی بال الجھے ہوئے چہرہ گرد سے اٹا ہوا

حواس باختہ پیشانی شکن آلود ہونٹ پپڑائے ہوئے گریبان چاک لباس تار تار اور حالت کچھ ایسی متغیر تھی کہ پاسباں سمجھا کہ کوئی فقیر ہے حالت کی ابتری اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ دربان بھی جس نے اکثر خود انھیں کو نکالا تھا اور جوان سے خوب واقف تھا پہلی نظر میں پہچان نہ سکا۔ اس لئے کہ ایسی وحشت ایسی حالت انتہائی ناکامی اور بہت سا زمانہ گزر جانے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ درِ یار کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی عاشق وہاں جا بیٹھے تو دربان اُسے دم نہ لینے دے اس تمام مطلب پر صرف "گدا سمجھ کے وہ چپ تھا" کا ٹکڑا حاوی ہے۔ عاشق درِ یار پر جاکر پہلے بیٹھ گیا تھا سیر اُٹھا کا لفظ شاہد ہے۔ ایک غلط فہمی تو ان کے حال ابتر سے دربان کو ہوئی۔ اور ایک خود ان کو۔ یعنی وہ گدا سمجھ کے چپ رہا۔ اور یہ سمجھے کہ دربان آج کل مہربان ہے۔ یہ سمجھتا تھا کہ اُٹھے اور دربان تک پہنچکر اُس کے قدموں پر گرے۔ صرف اتنا ہی لکھکر چھوڑ دیا ہے مگر محل پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب معشوق تک پہنچا دینے کے لئے منتیں کی گئی ہوں گی اور اب دربان سمجھا ہوگا کہ یہ فقیر نہیں عاشق ہے۔ یہ سمجھنا تھا کہ اُسنے خدا جانے گالیاں دیں۔ ٹھوکریں ماریں غرضکہ ہر طرح کی ذلت ہوئی۔ اس تمام مضمون پر صرف یہ ٹکڑا "مری جو شامت آئے" دلالت کرتا ہے پھر لطف بلاغت یہ کہ صاف صاف یہ نہیں بتاتا کہ دربان نے کیا کیا اسے خود سامع کے فہم پر چھوڑ دیا ہے سب کچھ کہا اور کچھ نہیں کہا سب سے زیادہ لطف اس شعر میں یہ ہے کہ عاشق کی حالت تو ایسی متغیر ہوگئی تھی کہ خوب پہچانتے والے دربان نے بھی نہ پہچانا مگر عاشق کی محویت اور خیالِ یار میں استغراق کا یہ عالم تھا کہ اس کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ میرا لباس اور میری صورت فقیروں کی سی ہو رہی اور اسوجہ سے دربان نے مجھے گدا سمجھا ہے اور چپ رہا ہے بلکہ یہ سمجھے کہ آج دربان مہربان ہے اور جرأت کر بیٹھے جسکا یہ نتیجہ ہوا اور یہ بات بھی کہ دربان نے اُسے گدا سمجھا عاشق کو اسوقت معلوم ہوئی ہے جب دربان نے اُس کے اپنے قدموں پر گرتے دیکھکر برہمی کا اظہار کیا اس برہمی کی رو میں اسنے یہ بھی کہا ہوگا کہ میں تو تجھے فقیر سمجھا تھا نہیں تو کب کا نکال باہر کیا ہوتا۔ مختصر یہ کہ ایسا شعر شاعری کے لئے مایۂ ناز ہے۔

اور اب عاشق اس گذرے ہوئے واقعہ کو مزے لے لے کر اور اترا اترا کر بیان کر رہا ہے۔ اور یہی شانِ عاشقی ہے۔ جیسا کہ میر تقی میر فرماتے ہیں۔

یوں پکارے ہیں مجھے کوچۂ جاناں والے
اِدھر آبے۔ ابے او چاک گریباں والے

ایک درخت سے ایک ہری شاخ پھوٹی۔

(۸)

لڑکا اس جنگل میں رہنے لگا۔ اسے ہمیشہ ڈاکو کی اصلاح کا خیال رہتا مگر پھر اس خیال سے باز ہو جاتا کہ ڈاکو کو اگر نصیحت کی تو وہ اس کے پیٹ میں چھرا بھونک دیگا۔ ایک دن اس نے خیال کیا کہ نصیحت کرنا میرا فرض ہے اور اگر میری نصیحت سے ایک شخص بھی راہ راست پر آجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ میں اپنی زندگی خطرہ میں نہ ڈالدوں۔ یہ سوچ کر وہ جنگل سے نکلا اور ڈاکو کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہے وہی ڈاکو سامنے سے گھوڑے پر سوار چلا آرہا اور ایک نوجوان اسکی فتراک سے بندھا ہوا ہے ڈاکو فقیر کو دیکھکر رُک گیا۔ فقیر نے پوچھا "یہ کون ہے؟"

"یہ ایک سوداگر بچہ ہے۔ بڑا مالدار ہے۔ میں اس سے اس کے باپ کے روپیہ کا پتہ پوچھ رہا ہوں مگر یہ نہیں بتاتا اگر اس نے نہ بتایا تو اس برچھے سے اسے آج مار ڈالوں گا یا اس کے باپ سے کہونگا کہ وہ روپیہ دیکر اپنے بیٹے کو چھڑا لے۔"

فقیر نے کہا "بھائی تم اس راہزنی کو چھوڑدو۔ یہ بہت بُرا کام ہے۔ خدا اس سے ناخوش ہوتا ہے۔ لوگوں کو ستا کے کچھ پھل نہیں پاؤگے۔ میرا کہنا مانو، دیکھو میں تمھارے بھلے کی کہتا ہوں۔"

ڈاکو نے کچھ تامل کیا اور کہنے لگا "اچھا آج تو میں تمھارے کہنے سے اسے چھوڑے دیتا ہوں لیکن آیندہ تم میرے راستہ میں کبھی مت آنا ورنہ جان سے مار دوں گا۔ ایک دفعہ میں تمھارا کہنا مان لیتا ہوں۔"

فقیر نے جواب دیا "اچھا اب تو تم اسے چھوڑدو آیندہ دیکھا جائیگا۔"

ڈاکو نے اس نوجوان کو چھوڑدیا اور وہ فقیر کو دعائیں دیتا گھر کو راہی ہوا۔ فقیر نے دوسرے دن دیکھا درخت کی ایک اور شاخ سبز ہوگئی ہے!

(۹)

ایک دن فقیر بھوک سے بیتاب ہوکر جنگل میں کچھ پھل لینے گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک درخت میں کچھ روٹیاں ایک کپڑے میں بندھی رکھی ہیں فقیر نے جلدی سے کھول کر کھالیں۔ دوسرے دن بھی یہی اتفاق ہوا۔ روزانہ وہ جاتا اور درخت پر سے گرم گرم روٹیاں اُتار کر کھالیتا۔

فقیر کو یہاں رہتے ہوئے دس سال گذر گئے۔ ایک روز اسے خیال آیا کہ راستی اور محبت کا راستہ علم کی روشنی، معرفت کے حقائق اگر خود ہی سمجھے تو کیا فائدہ دنیا کو بھی اس میں شریک

کرنا چاہیئے ہر ایک کو محبت اور اخلاص سے راستی کا سبق دینا چاہیئے اگر ایک سعید روح بھی راہ پر لگ گئی تو میری زندگی کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ یہ سوچ کر وہ فقیر جنگل سے نکل کر پھر آبادی کی طرف بڑھا۔ راستہ میں اسے پھر وہی ڈاکو ملا۔ وہ فقیر بہت خوش ہوا کہ آج اسے پھر نصیحت کرنے کا موقع مل گیا۔ ڈاکو کے پاس آنے پر فقیر نے دیکھا کہ ڈاکو آج کچھ اداس ہے اور اس کی آنکھیں زمین کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ محبت سے بولا "بھائی اب بھی اپنے آپ کو پہچانو۔ خدا کا منور ہیکل تمہارے دل میں ہے۔ اس میں ناپاک خیال لا کر اُسے ملوث کیوں کرتے ہو۔ جہالت سے مغلوب ہو کر دوسروں کو کیوں ستاتے ہو۔ میری بات مانو اور اپنا سب کچھ برباد نہ کرو۔ مان جاؤ میرا کہنا"

ڈاکو نے کہا "دیکھو! میں نے کئی دفعہ تمھیں سمجھایا ہے کہ میری باتوں میں مت دخل دیا کرو۔ تم مجھے خواہ مخواہ چھیڑتے ہو (تلوار کھینچکر) ہٹ جاؤ۔ دور ہو جاؤ ورنہ مار ڈالوں گا"

فقیر نے ڈاکو کی اس دھمکی کی پرواہ نہ کی اور محبت سے بے بس ہو کر اس سے لپٹ گیا اور زار زار رونے لگا اور اس سے کہا۔ "بھائی اب بھی مان جاؤ گناہ کے راستہ کو چھوڑ دو یہ تباہی کی طرف لیجائے گا۔ خدا کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرو اور لوٹ مار چھوڑ دو"

(۱۰)

آخر ڈاکو کی چشم بصیرت وا ہوئی اور اس نے اپنی کمزوریوں کو پہچانا۔ وہ فقیر کے پاؤں پر گر پڑا اور کہا آپ نے مجھ پر فتح پائی۔ میں مان گیا۔ میں آج سے اپنی سابقہ شرمناک زندگی چھوڑتا ہوں اور گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ جب آپ نے مجھے پہلی بار نصیحت کی تھی تو میں بہت بگڑا تھا لیکن جب تم تارک الدنیا ہو کر دوسرے جنگل میں گوشہ نشین ہو گئے تو تمھارے اس فعل نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا میں آپ کے کھانے کے لئے درخت پر روزانہ روٹیاں لٹکا جایا کرتا تھا"

اُسوقت فقیر سمجھا کہ وہ عورت جس طرح میلے کو صاف کئے بغیر جو کی صاف نہ کر سکتی تھی اسطرح میں بھی اپنا دل میل سے صاف کئے بغیر دوسروں کے دل کو پاکیزہ نہیں بنا سکتا تھا جب میں نے نذر و نیاز کے بکھیڑے اور معتقدین کے ہجوم سے نکل حقیقی تزکیۂ نفس میں زندگی بسر کی تو اُس شقی القلب کے دل پر میری نصیحت کا اثر ہو گیا۔

پھر ڈاکو کہنے لگا "جب تم موت سے نڈر ہو کر میرے راستہ میں اڑ گئے اور مجھے مجبور کیا کہ اس سوداگر کو چھوڑ دوں تو اُس نے میرے دل پر یہ اثر کیا کہ آپ کی قوت ارادی میری قوت سے بڑھی ہوئی ہے"

اس سے فقیر کو یہ علم ہوا کہ جس طرح کو ٹھویں لگانے سے لوہے کی سلاخ نہیں مڑ سکتی تھی اسی طرح اپنا دل ایک طرف لگائے بغیر دوسروں کے دل کی "تسخیر" بھی ناممکن تھی جب تک میرے دل میں اپنی جان کا خوف رہا خدا کی طاقت کا یقین پختہ نہ ہوا لیکن جونہی میرے دل میں خدا کی طاقت اور حفاظت کا یقین ہوا اُس نے ڈاکو کو نرم کر دیا اور لوہے کی طرح موڑ دیا۔

پھر ڈاکو نے تشریح کی "جب تم مجسمۂ رحمت اور محبت کے سچّے پرستار بن کر مجھے موم کرنے کے لئے خود سے لپٹ گئے اور مجھے رو رو کر نصیحت کرنے لگے تو میرا دل بھی پسیج گیا اور مجبوراً آپ کے قدموں پر سر رکھنا پڑا۔"

یہ سنکر فقیر نے اُسے پھر چھاتی سے لگالیا اور رب تھا کہ جس طرح دھیمی آگ پر ہری گھاس پڑنے سے آگ اس گھاس کو نہیں جلا سکتی تھی بلکہ خود ہی بجھ جاتی تھی اسی طرح جب تک انسان کا اپنا دل صداقت وخلوص کی آگ سے روشن نہ ہو دوسروں کے دلوں کے نہاں خانہ تاریک کو روشن نہیں کر سکتا۔

اسکے بعد فقیر اس ڈاکو کو اپنے گھر لیگیا۔ وہاں جاکر دیکھا کہ دو درخت تو پہلے ہی سے سرسبز ہو چکے تھے مگر تیسرا درخت جس کو روز پانی دیا کرتا تھا آج پھوٹ آیا تھا اس نظارے سے فقیر لڑکے کو جو مسرت حاصل ہوئی بیان نہیں کیجا سکتی۔

ڈاکو نے پچھلی زندگی کا کفارہ دیا اور اپنے گرو کی نصیحت پر عمل کرکے ریاضت وعبادت کی زندگی بسر کرنی شروع کردی۔

اب لڑکے کو معلوم ہوا کہ دنیا میں اصلاح کا طریقہ سزا نہیں ہے بلکہ محبّت وآشتی ہے نصیحت وموعظت ہے۔ خلوص وصداقت ہے نہ کہ سزا اور انتقام!

از جناب صادق حسین صاحب خنداں دام مجدکم

جہاں کی مردہ ذہنیت کو ہم زندہ بنائیں گے
نظامِ زندگیِ نو کو پایندہ بنائیں گے
علیؑ ہستی تری اک شمع احساس فرائض ہو
ترے ماضی سے مستقبل کو تابندہ بنائیں گے

قصیدہ در مدح امام اوّلؑ

(نتیجۂ فکر جناب حکیم سید مرتضےٰ حسین صاحب صدر الافاضل)

نصیبِ دشمناں ہو یا الٰہی فرحت و شادی
امید و یاس و حرماں ہیں ہجوم اب دل کی آبادی

گئے وصلت کے دن اب ہجر کی تاریک راتیں ہیں
مبدل ہو گئی قسمت کی بربادی سے آبادی

درِ محبوب تک دیکھوں رسائی ہوتی ہے کب تک
کٹھن ہیں منزلیں دشوار ہے الفت کا ہر وادی

بسانِ ماہ مجھ پر انگلیاں غیروں کی اٹھتی ہیں
نہیں مجھکو فراقِ یار میں کاہش سے آزادی

درِ محبوب تک اے کس مپرسی مجھکو پہنچا دے
ترحم کی نظر اب چاہتی ہے میری بربادی

اگر ظلم و جفا و جور انکا ذوقِ فطری ہے
تو میں بھی اصل طینت سے شکایت کا نہیں عادی

دلِ بیدل میں طاقت نہیں صدمے اٹھانے کی
کہ شب کا صبح کرنا کھودنا ہے جوئے فرہادی

کہانتک اپنی بیتی اک ذرا غیروں کی بھی سن لو
چمن میں چل کے دیکھو بلبلِ محزوں ہے فریادی

قفس میں اشکِ خونیں چشمِ پرنم سے بہاتی ہے
مہینے ہیں کہ آخر تا بکے صیادِ جلادی

چمن لہرا رہا ہے سامنے غنچے چٹکتے ہیں
قفس میں قید ہے وہ محوِ گلشن کا جو ہے عادی

اسیروں پر نگاہِ لطف شیوہ اہلِ دل کا ہے
مگر صیاد تو نے کس سے سیکھی ایسی صیادی

چمن والے ہوں شاداں اور قفس میں دم گھٹے میرا
میں بربادِ تمنّا اور چمن پر چھائے آبادی

قفس کی تیلیوں کو پھونک دو نگا اپنی آہوں سے — کدھر ہو دھیان ظالم دیکھ فریاد ی ہُوں فریادی

سنی صیاد نے بلبل کی باتیں دل میں رحم آیا — بڑھایا تب قفس کی در کی جانب دستِ ابلیسی

رہائی دیکے بلبل کو کہا جا شاد و خرم ہو — شہنشاہِ گلستاں کی بدولت پائی آزادی

کہا بلبل نے بتلادے شہنشاہِ دو عالم کو — کہا صیاد نے جسکی بدولت ہی یہ آبادی

کہا بلبل نے کچھ تشریح کر دو چار لفظوں میں — کہا صیاد نے دونو جہانکا جو کہ ہی ہادی

کہا بلبل نے ہادی کون ہے کیا نام ہی اُسکا — کہا نائب نبیؐ کا اور امامِ حاضر و بادی

کہا بلبل نے حاجت اب نہیں توضیح کرنیکی — قسیم النار والجنہ علیؑ مرتضےٰ ہادی

وصیِ احمدِ مرسل قسیمِ جنت و دوزخ — خدا کے عرش کی زینت خدا کی گھر کی آبادی

پڑھیگا کیف مینوشی سے اسدم اک نیا مطلع — ملا پیر مغاں سے مرتضیٰؑ کو جام امدادی

پلا دے ساقیا جام و لا پیمانۂ شادی — کہ جسکی کیفیت سے خانۂ دل کی ہو آبادی

وہ مے دے جس کی نہریں منبع کوثر سے نکلی ہوں — جو صاف و پاک و پاکیزہ ہو رنگیں اور ہو سادی

وہ ساغر دے ملا ہو جسمیں قدرے بادۂ کوثر — وہاں تو چلکے پینا ہے یہیں سے میں ہُوں عادی

سنیں اب اہلِ محفل مطلع نو مدحِ ساقی میں — مُعا اصل علی سے گونج اُٹھے یہ محفل شادی

حرم کی چاردیواری مبارک خانہ آبادی — بتوں کو ہاں سنادے مژدۂ تمہید بربادی

وہ آیا جو امام المتقیں مشہورِ عالم ہے — وہ آیا جسکو فرمایا نبیؐ نے اِنَّکَ ھَادِیْ

علیؑ وہ جسکا خالق نے علیؑ خود نام رکھا ہے — علیؑ وہ جو مٹائیگا بتوں کی ساری کیادی
علیؑ وہ جسکی طینت عین پیغمبرؐ کی طینت ہے — ہر اک علم و ہنر میں کی نبیؐ نے انکی استادی
علیؑ وہ جسنے اپنے بچپنے میں مہد کے اندر — کئے اژدر کے دو ٹکڑے شجاعت اپنی دکھلادی
کیا آگہ نبیؐ نے پھر انھیں اسرار باطن سے — کہاں دیکھی کسی نے ایسی شاگردی و استادی
بجز حیدرؑ نہ تھا کوئی بھی کفو فاطمہ زہراؑ — چنانچہ اسواسطے احمدؐ نے ان کو بیاہ دی
دکھادے کوئی کیا ایسی دو عالم میں ہوئی شادی — خدا کا خاص بندہ فاطمہ سی ہو نبی زادی
علیؑ زاہد علیؑ عابد علیؑ عالم علیؑ اکرم — علی زور شجاعت جسکا ہی میراث اجدادی
جسے چالیس مردم کھولتے اور بند کرتے تھے — کھلا دو انگلیوں سے آپکے وہ باب فولادی

مرے مولا مرے مشکلکشا حل کر مری مشکل
ترا ناچیز بندہ مرتضیٰ تجھ سے ہی فریادی

شیعیان بہار کی طرف سے وائسرائے کو تار

سید علی مظفر صاحب نقوی سکریٹری انجمن تنظیم المومنین کجھوا و نائب صدر انجمن حسینیہ کجھوا ضلع سارن (بہار) اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۰ جون کو شیعوں کا ایک جلسہ عام زیر صدارت جناب حاجی مولوی سید محمد صاحب قبلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ منعقد ہوا۔ جس میں ہز اکسلنسی وائسرائے کو حسب ذیل تار فوراً روانہ کرنا طے فرمایا۔

ہز اکسلنسی وائسرائے۔ نئی دہلی۔ برائے مہربانی ریڈ ہاک کمیٹی اور درمیان مرکزی حکومت میں شیعہ نمایندگی منظور فرمائیے۔

مومنین کجھوا ضلع سارن کا جلسۂ عام

کتاب شہید انسانیت اور اُس کے

مؤلف سے اظہار بیزاری

مومنین کجھوا کا جلسۂ عام بمقام حسینیہ میر واجد علیخاں مرحوم تجویز جناب مولانا سید علی حیدر صاحب قبلہ مدیر اصلاح وبتائید جناب علی مظفر صاحب نقوی و مولانا سید اظہار حسین صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ وجناب حاجی سید مہدی حسن صاحب رئیس کجھوا کی صدارت میں منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ کتاب شہید انسانیت مؤلفۂ سید علی نقی صاحب جسمیں اکثر مضامین مذہب شیعہ کے خلاف ہیں اور جو اساس ملت جعفریہ کیلئے حد درجہ خطرناک ہیں اور آیندہ بھی اس کتاب سے بہت زیادہ ضلالت اور غلط پھیلنے کا قوی اندیشہ ہے جس سے اظہار برأت کرتے ہوئے یہ جلسۂ عام حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ یہ کتاب شیعوں کے لئے نہایت دلآزار ہے لہذا جلد از جلد کتاب شہید انسانیت کے نسخے جہاں جہاں بھی پائے جائیں انکو ضبط کرکے ہم اہالیان کجھوہ کو اور بالعموم تمام شیعیان ہند کو امتنان تشکر کا موقع عنایت فرمائیں

محرک مولانا اظہار الحسنین صاحب۔ حاجی مولوی سید محمد صاحب۔ مولوی سید ساجد حسین صاحب۔

(۲) ہم اہالیان کجھوہ نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ مولوی علی نقی صاحب سے بحیثیت شیعہ ہم لوگ کوئی تعلق رکھنا پسند نہیں کرتے اور جب تک ممدوح بصراحت اس امر کا اعلان نہ کرینگے کہ وہ اپنے کو معصوم نہیں سمجھتے اور اس کتاب کے لکھنے میں یقیناً غلطیاں ہوئیں اور وہ ہلکی نہیں بلکہ مذہب شیعہ کیلئے نہایت گمراہ کن اور دشمنوں کیلئے زبردست حربہ ہیں اسوقت ہم لوگ شیعہ سمجھنے میں بھی تامل کریں گے۔

کحل الجواہر رجسٹرڈ ۱۸۸ موتی اور جواہرات سے بنایا گیا ہے جو کمزوری نگاہ حدت تاریکی چشم، بخار، فساد نزلہ، جالا، دھا، ناخونہ، پربال، سرخی چشم، آنکھ سے پانی جاری رہنے میں بہت مفید اور لاجواب سرمہ ہے دور کی چیز کم یا دھندلی معلوم ہوتی ہو آنکھ سے کیچی زیادہ نکلتی ہو، پڑھنے میں آنکھ پر زور زیادہ پڑتا ہو، اندھیرا آجاتا ہو اسکے واسطے بھی بیحد مفید ہے، موتیا بند کے واسطے بھی مفید ہے عرصہ تک استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے عورتیں اور بچے سب استعمال کرسکتے ہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے، ہزاروں ریلوے کے اسکو استعمال کرکے آنکھ کے امتحان میں پاس ہوئے آپ بھی ضرور استعمال۔ فی شیشی ایکروپیہ چار آنے تین شیشی تک محصول ۱۲ ؍

چار شیشی کے خریدار کو محصول معاف۔ سلائی مفت۔ حکیم سید سے نواب بیت الشفا کشمیری کوٹھی پٹنہ سٹی

قصیدہ و قطعہ در مدح حضرت علیؑ

(نتیجۂ فکر جناب سید مہاجر حسین صاحب امروہوی)

فصل گل آئی ہوا ظاہر جہاں میں انقلاب
دختِ رز پھرنے لگی رندوں میں آکر بیحجاب

کچھ خدا کچھ ناخدا کہتے ہیں تم کو یا علیؑ
فیصلہ حق پر ہے بس واللہ اعلم بالصواب

خدا کے گھر کا وارث اب نصیری کا خدا ہوگا
خدائی میں ہر اک بندہ سے یہ بندہ جدا ہوگا

علیؑ کا اسم اعظم نقش ہو جائیگا جس دل پر
یقیں ہے مرتبہ میں وہ سلیماںؑ سے سوا ہوگا

پلا دے آج پھر ساغر بدن ٹوٹا خمار آیا
فقیروں کا برا احوال ہے ساقی بھلا ہوگا

درِ کعبہ ہے بند اور آرہی ہے مادرِ ساقی
ابھی دیوار شق ہوگی ابھی اک در نیا ہوگا

یہ عہدِ عہد کی شہزوریاں کہتی تھیں بڑھ بڑھ کر
جواں ہو کر یہ بچہ دیکھنا دستِ خدا ہوگا

پڑھیں گے مصطفےٰ نادِ علی بیچیں ہو ہو کر
یہ طفلِ نازنیں دینِ خدا کا آسرا ہوگا

عدو بھی ہونگے قائل تذکرہ کیا ہی یگانوں کا
لبِ مرحب پہ ضربت کھا کے شورِ مرحبا ہوگا

بہائے گا لہو اپنا محمدؐ کے پسینہ پر
یہ گلزارِ فخرِ موسیٰ کی ضعیفی کا عصا ہوگا

ہمیں کیا خوفِ غرقابی ہے اے عاصی سرِ محشر
خدا کا ہاتھ کشتی کا ہماری ناخدا ہوگا

کاغذ کی نایابی کی وجہ سے

کتابوں کے اسٹاک خالی ہو رہے ہیں

اس لیے جن کتابوں کی ضرورت ہو جلد منگا لیجیے

بعد کو ہمیں شرمندگی، آپ کو افسوس ہوگا

(۱) حمائل شریف مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب مرحوم (چمڑے کی جلد بغیر بکس) عنہ
(۲) قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب نمبر اول (مجلد چرمی ہر صفحہ رنگین) للعہ
(۳) قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب نمبر دوم (مجلد چرمی جلی قلم) عہ
(۴) قرآن مجید بلا ترجمہ بڑی تقطیع جلی قلم سفید عمدہ کاغذ بوڑھوں کیلئے نعمت مجلد عہ

اعمال ماہ رمضان

اعمال ماہ شعبان و رجب

بلکہ بارہ مہینوں کے اعمال مع ادعیہ مکمل
مصدقہ سرکار سلطان المحققین مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ
ابن سرکار ناصر الملۃ طاب ثراہ
آپ کو صرف تحفۂ احمدیہ جلد سوم میں ملینگے
صرف چند جلدیں باقی ہیں ...... غیر مجلد عہ

تحفۃ العوام سفید کاغذ ...... غیر مجلد عہ

مختار المسائل مکمل عملیہ سرکار آقائے ابوالحسن اصفہانی مدظلہ غیر مجلد عہ

وظائف الابرار کامل مترجم

جسمیں سب دعائیں سب آداب ہیں مجلد عہ غیر مجلد عہ

پاکٹ سائز سورے اور دعائیں (مترجم)

دعائے مشلول مترجم ۲ر ہفت سورہ مترجم ۵
سورہ یسین مترجم ۲ر حدیث کسا مترجم ۲
دعائے نور کلاں مترجم ۳ر دعائے کمیل ۲ر دعائے مکارم الاخلاق ۲

شاہکار انیس

جسکی چھپائی کی دھوم ہے
نمبر اول مجلد للعہ
نمبر دوم مجلد للعہ
ہر صفحہ کئی رنگ کے بلاک چھپا ہے

بوستان شہید مراثی جناب شہید عہ
نظم نفیس مراثی جناب نفیس عہ

دل ہلا دینے والے نوحے

اشارات غم حصہ اول دوم عہ
اشارات غم حصہ سوم نجم آفندی ۸ر
تصور غم نجم آفندی ۸ر
آیات ماتم نجم آفندی ۱۲ر
موج فرات فضل لکھنوی عہ
کائنات غم فضل لکھنوی عہ
حیات ماتم فضل ۸ر حزن فرات ۸ر
فریاد بیاض مولانا سید حسن صاحب ۸ر
جذبات بہر گریہ ۳ر آنسو ہر زائر کا
حقائق غم زائر نایاب ۴ر
قتیل فرات شبیر حسن قتیل ۴ر
شہید کربلا ۴ر

کتب دینیات مولانا فرمان علی

شیعہ بچوں کی نماز جلی قلم مترجم ۲ر
دینیات کی پہلی کتاب ۳ر
دینیات کی دوسری کتاب ۸ر
دینیات کی تیسری کتاب ۱۲ر

رسالہ نماز مولانا علی حیدر صاحب ۲ر
اصول دین مولانا سبط حسن صاحب ۵ر

ذخیرہ مناقب مع جنت لاکاسی جلی قلم عہ

حیات القلوب اردو جلد اول
حضرت آدم سے حضرت ہارون تک مفصل حالات ...... عہ

ابو طالب سوانحعمری حضرت ابو طالب عہ
اسوۃ الرسول جلد سوم ۸ر
اسوۃ الرسول جلد چہارم عہ
سوانحعمری علی مولانا ظفر حسن صاحب عہ
سوانحعمری امام حسین عہ
سوانحعمری سیدہ طاہرہ ۱۲ر

محافل و مجالس چہاردہ معصومین ۸ر
مفتاح الجنان حصہ سوم عہ
ریاض المجالس عہ

حسینی دنیا ۵۲ بلا تفرق مذہب سیر عالم اسلام حسینیہ متعلق ۵۲ خلافت ادارہ کا محرم وقت ۸ر عہ

ملنے کا پتہ :- نظامی پریس لکھنؤ

ماہنامہ

لکھنؤ

مجاہد

مدیر

...حسین رضوی صدر الافاضل

زیر نگرانی

[illegible]

فہرست مضامین

جنگ عظیم کے ختم اور جاپان کی شکست کے سلسلہ میں ادارہ مجاہد برطانیہ عظمی کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے

سید محمد محسن پرنٹر پبلشر نے نظامی پریس لکھنؤ سے طبع کراکے دفتر مجاہد گلی شاہ پیر ڈا لکھنؤ سے شائع کیا

مجاہد لکھنؤ

بابت ماہ اگست ۱۹۴۵ء

شملہ کانفرنس کا حسرتناک انجام

شملہ کانفرنس جس کی کامیابی پر ہندوستان کے خواب آزادی کی تعبیر موقوف تھی - لارڈ ویول کی انتہائی ہمدردانہ کوششوں کے باوجود بالآخر ناکامیاب ہو رہی ہندوستانی مدبرین کی سیاسی رقابتوں کا یہ بہت افسوسناک منظر تھا جس کے نتیجہ میں بہی خواہان وطن کی ہزاروں آرزوئیں پامال ہو کر رہ گئیں - سمجھنے کی بات ہے کہ کوئی اجنبی طاقت اُن شدید اختلافات کی موجودگی میں جنکا شملہ کی سرزمین پر ہندوستانی دماغوں کی طرف سے مظاہرہ کیا گیا کیونکر وطن پرستوں کے دعواے آزادی کو حق بجانب قرار دے سکتی ہے فرقہ وارانہ کشمکش کی موجودگی میں سیاسیات کی پیچیدگیوں پر کبھی بھی کوئی قوم قابو حاصل نہیں کرسکی ہے آزادی پسند دماغ اُسی وقت وطن اور ابنائے وطن کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں جب انکے اندر ملک کے مشترک مفاد کے سامنے اپنی قومی خودداریوں کے جذبات کو پیچھے چھوڑ دینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے لیکن سردست یہ چیز عام ملکی حالت کا جائزہ لینے کے بعد بہت ہی دشوار محسوس ہو رہی ہے وارفتگان سیاست کی باہمی آویزشیں اور شکر رنجیاں اتنا آگے بڑھ چکی ہیں کہ اب فرقہ وارانہ تحفظات کا بیشتر سوال بنیادی حیثیت اختیار کرگیا ہے اکثریتیں جب بھی اقلیتوں کے اعتماد کو ضائع کر دیتی ہیں انھیں اسی قسم کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنھیں آج بدقسمتی سے ہندوستان والے دیکھ رہے ہیں مسلم لیگ کو کانگریس کی وجہ سے نہیں بلکہ زیادہ تر ہندو مہا سبھا کی اسلام دشمنی کی بنا پر اپنے مستقبل کی فکر پیدا ہو گئی ہے جہاں تک کانگریس کی پوزیشن کا تعلق ہے وہ بلاشبہ ایک مشترک سیاسی ادارہ ہے اور اُس کا دامن فرقہ وارانہ گندگیوں کی آلائشوں سے پاک و صاف ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ملک کے ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں کعبۂ توحید کی پرستش کرنے والے آنکھیں بند کر کے کیوں اُس کے ساتھ ہو جاتے -

کیا کیا جائے کہ مہاسبھائی رویہ نے ہندو راج کے منصوبوں کو شکست ازبام کر کے خود اپنے ساتھ ساتھ کانگریس کو بھی مشکوک و مشتبہ بنا دیا ہے۔ مسلم اقلیت کا یہ خیال بالکل حق بجانب ہے کہ تحفظات کی مضبوط ضمانتیں حاصل کئے بغیر ہندوستان کے آئین نو کو قبول کر لینا مہاسبھائی ذہنیت کو عقیدتاً دینا بنا دینا ہی پہلے اکثریتوں اور اقلیتوں کا سوال حل ہونا ضروری ہے اسکے بعد ہی کوئی مستقل سیاسی دستور ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ چلایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ مطالبہ اسیوقت منصفانہ مطالبہ قرار دیا جا سکتا ہے جب اسکو محدود درجے سے بلند کر کے ہمہ گیر اصول تک لیجایا جائے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندو مسلمانوں کے مقابل میں اکثریت رکھتے ہیں اور مسلمان اپنی اس مقابل اکثریت پر کسی قسم کا اعتماد نہ رکھنے کی وجہ سے اپنی زندگی کے باقی رکھنے کیلئے مضبوط ضمانتوں کی دعویدار رہیں۔ مگر کیا ہندو مسلم مسائل کا تصفیہ کر دینے کے بعد اقلیت و اکثریت کا سوال ختم ہو جاتا ہے۔ اسکا جواب بالکل واضح ہے ملک میں اگر یہی دو جماعتیں ہوتیں تو انکا قضیہ چکا دینے سے معاملہ رو براہ ہو جاتا مگر واقعہ اس کے برعکس ہے جس طرح اقلیت میں ہونے کی بنا پر مسلمان اپنی بمقابل اکثریت سے تحفظات مانگ رہے ہیں اسیطرح مسلمانوں کی نمایاں اقلیت شیعہ عام مسلمانوں پر اپنا اعتماد نہ رکھنے کی وجہ سے اپنے تحفظات کی خواہشمند [illegible] کو [illegible] حیثیت [illegible] پر کہتا ہے کہ مطمئن ہونے سے پہلے مطمئن کیجئے اور بیگانوں سے اپنے [illegible] آپس میں اعتماد اٹھ جانے کی بنا پر مسلمانوں [illegible] حالت میں شیعوں کی سیاسی پوزیشن سے قطع نظر کر کے [illegible] رستے گذر [illegible] و شیعہ ایک مضحکہ خیز سی بات معلوم ہوتی ہے [illegible] مسلمانوں کے کیس کے مؤید ہیں لیکن شیعہ ہونے کی حیثیت [illegible] کہ آزاد ہندوستان میں ہماری حیثیت بھی غلاموں کی سی نہیں [illegible] جسوقت تک ملکی اقلیتوں و اکثریتوں کی یہ باہمی رسہ کشی کسی فیصلہ کن نتیجہ تک نہیں پہونچتی اسوقت تک کوئی شملہ کانفرنس مفید نتیجہ برآمد نہیں کر سکتی۔ برٹش مدبرین کی مجوزہ پیش کش جسے شملہ میں ناکامیابی کا منھ دیکھنا پڑا ہندوستان کو ایک ایسی منزل تک لیجا رہی تھی جہاں اگر ہندو مسلم سوال سامنے آ جاتا تو مستقبل قریب میں ہندوستان یقیناً برٹش نوآبادی کے درجہ تک پہونچ جانے میں کامیاب ہو جاتا مگر وقت کی بات کہ ایک ذراسی بات پر آستینیں الٹ گئیں اور وہ آپس میں کھینچ تان ہوئی کہ خدا کی پناہ گورنمنٹ پانچ مسلمانوں اور پانچ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا انتخاب کرنا چاہتی تھی۔ سوال جو وجہ نزاع بن گیا وہ اسقدر تھا کہ مسلمانوں کے انتخاب کا حق صرف مسلم لیگ کو

حاصل ہے یا کسی اور جماعت کو بھی مسلم لیگ کا کہنا تھا کہ وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور اسکے ہوتے ہوئے کسی دوسری جماعت کو مسلمانوں کے انتخاب کرنے کا حق حاصل نہیں اسکے برخلاف کانگریس کا دعویٰ تھا کہ وہ ملک کا مشترک ادارہ ہے کم سے کم اسکی مشترک حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک مسلمان کے انتخاب کا حق تو اسے ضروری حاصل ہونا چاہیئے گویا یوں سمجھیے کہ سارا جھگڑا اسپر تھا کہ حصہ تقسیم کون کرے اس غیر ضروری چپقلش نے اتنی ترقی کی کہ نہ تو شملہ کی برفانی ہواؤں کی برودت اسکی گرما گرمی میں کوئی کمی پیدا کر سکی اور نہ لارڈ ویول ہی کا احسن تدبیر اس پیچیدہ گتھی کو سلجھانے میں کامیاب ہو سکا اور آخر میں جو ہم سمجھتے تھے وہی ہوا کہ ہندوستانی لیڈر جتنے توقعات کے ساتھ شملہ گئے تھے اس سے زیادہ مایوسیوں کے ساتھ واپس آئے اس کانفرنس کی ناکامی سے ہندوستانی سیاسیات پھر غیر معین تعطل سے ہمکنار ہو گئے ہیں اب مولانا آزاد کشمیر میں اور مسٹر جناح تو گوشہ میں بند رہتے ہیں لیکن تمام ہندوستانی فاقہ کشوں کی یہ حالت ہے کہ نا امیدی کے شب تار میں انھیں ہزاروں کوس پرے بھی امید کی روشنی نظر نہیں آ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قدامت پرست پارٹی کے خاتمہ اور مزدور پارٹی کے برسر اقتدار آجانے کی وجہ سے ہندوستانی سیاسیات پر بھی کوئی اچھا اثر مترتب ہو لیکن اگر اختلافات کی یہی رفتار رہی جو آج ہے تو ایک عظیم انقلاب کیا ہزاروں انقلاب بھی کچھ نہ کر سکیں گے۔

شیعوں کو شملہ کانفرنس کے اچانک ناکام ہو جانے سے کچھ بھی صدمہ نہیں ہوا کیونکہ ایسی کانفرنس جس میں آل انڈیا نمائندگی کے دعوے کے باوجود ملک کی اہم ترین اقلیتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہو اسے تو فیل ہو جانا چاہیئے تھی کیا حکومت کے محکمہ اطلاعات کی نگاہیں اس حقیقت کا جائزہ نہیں لے سکتی تھیں کہ شیعہ ہندوستان کی قابل لحاظ اقلیت ہیں اور انھیں بھی سکھ اچھوت۔ عیسائی اور پارسی اقلیتوں کی طرح اپنی اکثریت پر اعتماد نہ رکھنے کی وجہ سے آئینی تحفظات کی ضرورت ہے حکومت کی سب سے بڑی ناانصافی تھی کہ اس نے شملہ کانفرنس میں سکھ جیسی قلیل التعداد جماعت کی نمائندگی کو ضروری خیال کیا لیکن شیعہ جنکی تعداد عام مسلمانوں میں ⅓ ہے اور جو اپنی مذہبی روایات قومی بیداری اور تعلیمی اہلیت کی بنا پر ملک کے اندر خاص حیثیت رکھتے ہیں انکو نظر انداز کر دیا گیا شیعہ اقلیت کے جذبات حکومت کی اس نا منصفانہ پالیسی سے بہت ہی شکستہ و مجروح ہوئے لیکن انھوں نے اپنے ان جذبات ناراضی کے اظہار کرنے کا ذریعہ ایسا اختیار نہیں کیا جس سے ان کی وفاداری پر ضرب لگتی ورنہ شیعہ قوم اپنے دکھے ہوئے دل کی ترجمانی کرنے کیلئے ایک عظیم

نہیں ایک لاکھ بھاٹھے جیسے ہلڑ ہنگامہ مچانے والے افراد شملہ بھیج سکتی تھی۔
سیاست وقت کا تقاضہ ہے کہ حکومت مستقبل میں اس سنگین غلطی کی تلافی کرکے اپنا پوزیشن صاف کردے اور دوبارہ اس ناعاقبت اندیشانہ تکلیف دہ اقدام کا اعادہ نہ کرے جسکی تلخی کو شیعہ اقلیت کے کام و دہن آج تک محسوس کر رہے ہیں۔ ورنہ اپنی قومی زندگی کے پیش افتادہ خطرات کی بناء پر ہمیں شیعوں کے مساعی ایسا نہو کہ حکومت کے لئے کسی آئینی خلفشار کا سبب بنجائیں یہ ہے حکومت کو ہمارا مخلصانہ مشورہ جسکی روشنی میں حکومت اپنی ذمہ داریاں خود ہی محسوس کر سکتی ہے

رسالہ مجاہد کی اپنے ہمدردوں سے

اپیل

مجاہد آپ کا قومی رسالہ ہے اس نے ابتک جو قومی و مذہبی خدمتیں انجام دی ہیں وہ آپ کے پیش نظر ہیں تاریخ و ادب فلسفہ و اخلاق کے متعلق جتنے گرانقدر مقالات مجاہد نے پیش کئے ہیں اگر خود ستائی نہ ہوتی تو ہم دعوای کرتے کہ اسکی نظیر کوئی دوسرا معاصر پرچہ پیش نہیں کرسکتا تحقیقی مضامین کے پہلو بہ پہلو ملکی سیاسیات اور قومی مسائل پر بھی اسکے صفحات میں بے لاگ تنقیدیں کی گئیں اور اظہار حق کے سلسلہ میں کسی بڑی سے بڑی شخصیت کا بھی پاس و لحاظ نہیں کیا گیا لیکن تمام امور مجاہد کی جانب ارباب قوم کی توجہ مبذول کرانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم مجاہد کے معیار کو اتنا بلند نہ کرسکے جتنا ہمارا دل چاہتا تھا مگر ہماری مجبوریاں انہیں ہیں نہ ہمارے پاس سرمایہ ہی ہے اور نہ رفقاء کار صرف خدا کے بھروسہ پر ہم اس رسالہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے اس رسالہ کے ساتھ ہمدردی ہے اور آپ اسے باقی رکھنا چاہتے ہیں تو اپنے اس قومی خدمت گزار کی توسیع اشاعت کی جانب فوری توجہ فرمائیے۔ ناظرین مجاہد یا وہ قومیات سے دلچسپی رکھنے والے افراد جنکی فیاضیوں سے ہمارے قومی ادارے زندگی کے کشاکش برداشت کر رہے ہیں اگر ذرا سی بھی توجہ فرمالیں اور زیادہ نہیں اپنے اس غریب پرچہ کے لئے ایک ایک دو دو خریدار ہی فراہم کردیں تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسکی وجہ سے مجاہد کی مشکلات کافی دور ہو سکتی ہیں دیکھنا ہے کہ مظلوم کربلا کے ماننے والے ہماری اس التجا کا کیا جواب دیتے ہیں معاونین مجاہد جو کچھ مدد فرمائینگے اسکی جزا ہم کیا دے سکتے ہیں ائمہ معصومین عطا فرمائیں گے۔ اگر آپ نے ابتک مجاہد کی

توسیع اشاعت میں حصہ نہیں لیا ہے تو براہ کرم اب توجہ فرمائیے اور اس طرح اپنی آواز کو دنیا کے ہر گوشہ تک پہونچانے کا موقع دیجئے۔ مجاہد کی آئندہ اشاعت آپ کی سنہری کوششوں کا شکریہ ادا کرنے کی منتظر ہے

دُنیا کی اہم خبریں

لندن - جنگ یورپ کے خاتمہ کے ساتھ ہی انگلستان میں جس جنرل الکشن کی داغ بیل پڑی تھی ۲۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو اسکا نتیجہ معلوم ہو گیا مزدور پارٹی بھاری اکثریت سے [illegible] کامیاب ہوگئی اور مسٹر چرچل کی قدامت پسند پارٹی بُری طرح شکست ہوئی مسٹر چرچل اور [illegible] کے علاوہ انکی وزارت کا کوئی رکن بھی کامیابی حاصل نہ کر سکا اس انقلاب کے نتیجہ میں وزارت عظمیٰ کا قلمدان بیک گردش چشم مسٹر چرچل کے ہاتھ سے نکل کر مسٹر اٹیلی تک پہونچ گیا ہندوستانی وطن پرست اس انقلاب کو فال نیک خیال کر رہے ہیں۔

مسٹر ایمرے جو ہندوستانی ترقیوں کی راہ میں سنگ گراں خیال کئے جاتے تھے بڑی مدت کے بعد وزارت ہند کا تعلق اُن سے منقطع ہوا اب جہاں تک مبصرین کا [illegible] کے متعلق ہوگی مزدور حکومت کے قیام سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ ہندوستان کو فوری آزادی کا مژدہ سنادے گی مگر اتنا ضرور ہے کہ اب ہندوستان کے اندر سیاسی جمود زیادہ دنوں [illegible] نہیں رہے گا یہ بھی ممکن ہے کہ ہندوستان براہ راست وزارت نوآبادیات کے ماتحت آجائے گا

برلن - دول ثلاثہ کی جو کانفرنس پوٹسڈم میں جنگ کے بعد نظام [illegible] ایک امید افزا منزل تک پہونچکر انگلستان کے وزارتی انقلاب کی وجہ سے ملتوی ہوگئی [illegible] کے اندر دول ثلاثہ کے مقبوضہ منطقوں کا مرکز برلن قرار دیا گیا ہے اور تقریباً طے ہو گیا ہے کہ اتحادیوں کی سیاسی یکجہتی قائم رکھنے کے لئے روس امریکہ برطانیہ تینوں کی ایک متحدہ [illegible] جو تمام پر اثر انداز ہونے والے امور کا تصفیہ بحیثیت مجموعی حاصل کریں گے اس میں فوجی کمانڈروں کی نمایندگی خاص طریقہ پر ملحوظ رکھی جائے گی۔

ایران - ۵۲ سابق اہلکار جو دشمن سے میل ملاپ قائم رکھنے کے جرم میں اتحادی حکام کی خواہش سے قید کرا دئے گئے تھے اب تین برس کے بعد اُنکے رہا ہو جانے پر حکومت ایران نے [illegible] ملازمتوں پر واپس بلا لیا ہے حکومت ایران کی اس پالیسی پر اتحادیوں کی جانب سے احتجاج کیا گیا ہے

جاپان [illegible] صلح کے متعلق افواہیں مشہور ہیں ڈومی نیوز ایجنسی کی تازہ ترین اطلاعات سے [illegible] جب [illegible] اصلیت ثابت نہیں ہوتی حکومت جاپان بدستور اپنی جنگجویانہ پالیسی پر قائم ہے اور [illegible] الٹی میٹم کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں برما میں جاپانی اپنے خط دفاع سے [illegible] ابھی تک وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹائے جاسکے جزیرہ پوکٹ جہاں ابھی ابھی اتحادیوں [illegible] وہاں انکی پوزیشن قدرے مضبوط معلوم ہوتی ہے شاید یہی وجہ ہے اتحادی [illegible] پیچھے ہٹنا پڑا۔ ڈیلی ہرالڈ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ آجکل جاپان میں روس [illegible] کیا جارہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا کہ جاپان نے اتحادیوں کے [illegible] کی مزدور پارٹی کے برسر حکومت آجانے سے کانگریس خوش نظر آرہی ہے [illegible] متعلق ابھی تک خاموش ہے۔

[illegible] کے مابین اختلافات کی خلیج بدستور حائل ہے جنگ یورپ کے خاتمہ کے [illegible] کا پارہ بدستور چڑھا ہوا ہے غربا اور متوسط طبقہ فاقہ کشی اور نیم برہنگی کی کشمکش میں مبتلا ہے [illegible] درجہ کا گیہوں [illegible] سیر اور ادنیٰ درجہ کا چاول ڈیڑھ سیر فروخت ہو رہا ہے۔ تعلیمی اداروں کی کمی کی وجہ سے ہزاروں [illegible] تعلیم جہالت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

مجاہد کا دور جدید

مجاہد کا ابتدائی دور جن وجوہ کی بنا پر خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکا اسکی زیادہ تر وجہ اسکی ادارت کی باگ ڈور کا کسی زمانہ شناس اور سرگرم عمل مدیر کے ہاتھوں میں نہ ہونا تھا ہم ایسے رسالہ کی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ عین اسوقت جبکہ کسی قابل مدیر کی تلاش میں دشواریاں ہو رہی تھیں اس کی ادارتی فرائض کی انجام دہی کے لئے مولانا حکیم مرتضیٰ حسین صاحب صدر الافاضل جیسی ہستی مل گئی مولانا موصوف اپنی علمی قابلیت کے لحاظ سے روشناس زمانہ انسان ہیں اور سب سے بڑی بات یہ [illegible] اخبار و رسالہ نکالنا جانتے ہیں۔ موصوف کو قلم پر بھی امتیازی قابو حاصل ہے اگر مجاہد کے دور جدید میں قوم کی توجہات اس کی جانب باقی رہیں تو انشاء اللہ آپ کی کامیاب ادارت اس رسالہ میں چار چاند لگا دے گی۔

ناظم ادارہ

مجاہد کی ادارت اور ہم

گذشتہ پرچہ سے مجاہد کی ادارت کے فرائض مجھے تفویض ہوئے ہیں۔ [illegible] نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوں گا۔

ہندوستان کی اخبار نویسی اور اسکی اخباری دنیا جس حالت میں ہے وہ محتاج [illegible] ادارت کے بند ماہوار رسائل جو ملک میں نکلتے ہیں مشکل چل رہے ہیں اور ہمیشہ ہر رسالہ کو کس مپرسی اور پریشانی [illegible] مصیبت کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے اسکے یہ معنی نہیں کہ ناظرین کی قلت ہے ایسا نہیں بلکہ اصول اخبار بینی سے ناواقف ہیں اور اخبار کی حیثیت نہیں سمجھتے یہی وجہ ہے کہ [illegible] تمدن ملکوں سے ہندوستان پیچھے ہے۔ لندن میں ہر شخص اپنا فرض سمجھتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اخبار خریدے۔ لندن میں [illegible] ہے کہ اخبار کسی سے مانگ کر پڑھا جائے۔ یہ فعل نہ صرف معیوب سمجھا جاتا ہے بلکہ اخبار بینی کی تہذیب کے [illegible] ہے۔

غالباً جناب شرر مرحوم نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ جب وہ لندن میں مقیم تھے تو علی الصباح [illegible] نے بیدار کیا اور کہا کہ اسے بندی ایران کے سلطان بادشاہ کا آج انتقال ہو گیا اور تم سو رہے ہو میں نے یہ خبر ابھی مارننگ پوسٹ میں پڑھی ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لندن [illegible] ہوتے ہیں۔ اسٹیشن پر قلیوں کو دیکھا گیا کہ جب ٹرین سے [illegible] ایک آدمی [illegible] انتہائی توجہ سے سنتے تھے۔ شرر مرحوم کا بیان ہے کہ [illegible] اسباب [illegible] ہندوستان میں اخبار بینی کا رواج اوّل تو کم ہے اور اگر ہے تو [illegible] اس نوبت [illegible] اور اسکی حیات جلد ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اسکے بعد بھی [illegible] نہیں ہوں مجھے ابھی ایسے حضرات کی جستجو ہے جنہیں سرکار نجم الملت اعلی اللہ مقامہ سے خود [illegible] اور یقین ہے کہ وہ حضرات سرکار مرحوم کی اس یادگار کو باقی رکھنے کی نہ صرف سعی فرمائینگے بلکہ اپنا اخلاقی فرض تصور کرینگے۔

سب سے پہلے اہل ذوق طبقے سے یہی کافی امیدیں ہیں کہ وہ اسکے ادبی مقالات بلند پایہ مضامین ملاحظہ فرما کر ضرور اسکی بقا کے لئے امکانی سعی فرمائینگے۔

سب سے پہلے مضمون نگار حضرات شعرائے کرام سے بھی توقع ہے کہ وہ اپنے اس علمی جریدے کی قلمی اعانت برابر کرتے رہیں گے۔ اگر میری آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہوئی تو انشاء اللہ مجاہد آسمان صحافت کی بلندی پر درخشاں نظر آئے گا۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ادارت کا بار بہت اہم ہے مگر میں کوشش کرونگا کہ اپنے فرائض کو احساس اور ذمہ داری، دیانت اور خوش اسلوبی سے انجام دوں اس سلسلے میں مجھے امید ہے کہ معاونین ہر ممکن تعاون فرما کر مجھے شکر گذار فرمائینگے (مدیر)

خطبۂ معجزہ

مولانا سید ظفر الحسن صاحب قبلہ مجتہد وائس پرنسپل جوادیہ کالج بنارس)

تاریخ کے ہاتھوں عہد بہ عہد اوراق زمین پر افراد انسانی کی طرح اُنکے کارناموں کی فہرست بھی طومار ہوتی چلی آرہی ہے لیکن اس طومار میں حقیقی انسان اور سچے کارنامے بہت کم نظر آتے ہیں شاید اسی لئے عقلائے زمانہ نے انسانیت کی حد بندی کرتے ہوئے یہ نظریہ قائم کردیا کہ "اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَیْہِ بِقَلْبِہٖ وَلِسَانِہٖ - (دل و زبان کی سی دو مختصر ترین چیزوں کا نام انسان ہے) مگر جب اس نظریہ کے عملی پہلو تلاش کئے جاتے ہیں یا کسی صحیح مصداق کی جستجو کی جاتی ہے تو دنیا کی بڑی بڑی قومیں ناکام رہ جاتی ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اسوقت میں تمام عالم کے لئے اس نظریہ کا ایک مکمل عملی انسان پیش کررہا ہوں - خود نہیں تاریخ کے حوالے سے من گھڑت نہیں غیروں کی زبان سے - تاریخ امم شاہد ہے کہ دل و زبان کی قوت و بیان جیسا کہ اسلام نے سچے خدمتگزار، محمدؐ کے حقیقی شاگرد "علی" میں دیکھے گئے - دنیا کی بڑی سے بڑی شخصیت میں بھی نہیں پائے گئے - علیؑ کی شجاعت (جس کا تعلق دل سے ہے) سے تو دنیا واقف ہے لہذا سردست اس سے قطع نظر کرتا ہوں - البتہ انکی فصاحت و بلاغت (جس کا تعلق زبان سے ہے) سے بہت کم لوگ واقف ہوں گے - افسوس یہ ہے کہ دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد جب عام تحریروں کا لطف مٹ جاتا ہے تو پھر علیؑ کے "معجز نما اسلوب" کی شان دوسری زبانوں میں کیا باقی رہ سکتی ہے - اسی سے ہمت بھی نہیں ہوتی تھی کہ اس موضوع پر قلم اُٹھاؤں لیکن کیا عجب کہ عام حضرات کے لئے یہ کوئی بالکل نئی چیز ثابت ہو -

ابن ابی الحدید اپنی شرح نہج البلاغہ میں ناقل ہے کہ ایک دن "صحابۂ کرام" میں یہ بحث ہورہی تھی کہ حروف تہجی میں سب سے زیادہ کثیر الاستعمال لفظ کون سا ہے؟ طے ہوا کہ کلام میں "الف" بغیر کام نہیں چل سکتا یہ سنکر علی ابن ابی طالب کھڑے ہوگئے اور فی البدیہہ ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جو مفہوم کے اعتبار سے نہایت پرمغز اور بلیغ لفظوں کے لحاظ سے انتہائی پُراثر اور فصیح ہے پھر لطف یہ ہے کہ مخفی ہوتے ہوئے بھی ابتدا سے آخر تک "آورد" کے ساتھ "الف" سے بھی خالی ہے

اسی خطبہ کے متعلق کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی اپنی کتاب مطالب السئول میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ خطبہ ہے جسے حضرت نے علم بیان کی پوری پوری رعایت کے ساتھ بغیر الف کے ارتجالاً

پیش فرمایا ہے، یہ خطبہ آپ نے مختلف النوع علوم اور طرح طرح کے فضائل کا خزانہ ہے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ صرف عنایت ربانی تھی جس نے علوم وحِکَم کے باب حضرت آپ کے لئے کھول رکھے تھے یہاں تک کہ اُسکے خالص وطیب حصہ کو آپ کے لئے پیش کردیا اور آپ کے قلب و زبان کیلئے معرفتِ حکمت و فصل خطاب کو مخصوص کردیا''۔

دو معتبر اور غیر جانبدار شہادت پیش کرنے کے بعد اب میں اصل خطبہ تحریر کرتا ہوں۔ لیکن اسے اُپج کہا جائے یا جدت پسندی کہ باوجود نااہل ہونے کے میں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں بھی کہیں الفت نہ آنے پائے اور بقدر فہم صحیح ترجمہ سے عدول بھی نہ ہو اگرچہ سارا ترجمہ اردو سے دست و گریباں ہے لیکن مجبوری عذر خواہ ہے اور وہ بھی اُردو زبان کی جس کی لفظیں محدود اور اضافی علامتیں کثیر الاستعمال ہیں۔ بہر حال باخبر حضرات ''تعرف الاشیاء باضدادھا'' کو مدنظر رکھیں اور ناواقف لوگ عاجز کے کلام سے مقتدر رسے کلام کی رفعت و بلندی کا اندازہ لگائیں ادھر غور و فکر ہے اور اُس طرف ارتجال، یہاں خاطی کا قلم ہے اور وہاں لسان اللہ کا دہن۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

(خطبہ)	(ترجمہ)
حَمِدُ ت مَن عَظُمَتْ مِنَّتُہٗ وَسَبَغَتْ نِعمتہٗ وَسَبقَتْ رَحمتہٗ غضبہٗ وَنفذَتْ مشیئتہٗ وبلغَتْ حجّتہٗ وَعَدُلَتْ قضیّتہٗ	مستحق حمد ہے وہ معبود جس کی عظمت خیر منت، مکمل نعمت، غضب سے بڑھی ہوئی رحمت، ہمہ گیر مشیت، محیط حجت، درست فیصلے مجھے دعوت دے رہے ہیں۔
حمدتُ حمد مقرٍّ بربوبیتہٖ متخضع لعبودیتہٖ متنصّلٍ من خطیئتہٖ متفردٍ بتوحیدہٖ، مستعیذٍ من وعیدہٖ، مؤملٍ منہ مغفرۃً تنجیہ، یوم یشغل عن فصیلتہٖ وبنیہٖ،	جس طرح کوئی ربوبیت سے متمسک عبودیت میں سرفروتر، توحید میں متفرد، لغزش سے بری، دھمکیوں سے خوف زدہ، محشر کی کس مپرسی میں بخششوں کی طرف متوجہ ہو کر معبود کی تعریف کرے، بعینہ یونہیں میں بھی معترف ہوں۔
وَنستعینہٗ ونسترشدہٗ	ہم معبود ہی سے رشد و مدد و رہبری کے متمنی ہیں الٰہی ہستی ہم سب کے لئے مرکز تدین و موجب توکل ہے عبد مخلص کی طرح ہم وجود معبود کے مقر ہیں، مومن متیقن کی طرح متفرد سمجھتے ہیں مضبوط عقیدہ بندے کی طرح فرد فرید تسلیم کرتے ہیں

ونشهد بانه نؤمن به
ونتوكل عليه، ونشهد انه
شهود عبد، مخلص موقن،
بانه [illegible] موحد متيقن،
[illegible] عبد لملك
ليس له شريك في ملكه ولم
يكن له ولي في صنعه جل عن
مشير ووزير، وعن عون [illegible]
معين ونصير ونظير [illegible]
[illegible] والبطن فخبر، [illegible]
فقهر [illegible] وعلا
[illegible] وحار [illegible]
[illegible] ليس كمثله
شيء وهو [illegible]
والبعد كل شيء [illegible] متعزز
[illegible]
[illegible]
[illegible]
منيع [illegible] سميع رؤف رحيم
تجز عن [illegible] يصفه [illegible]
عن [illegible] يعرفه، قريب
في بعده، وبعيد في قربه
يجيب دعوة من يدعوه ويرزقه
ويحبوه، ذو لطف خفي وبطش
قوي، ورحمة [illegible]

نہ کوئی [illegible] میں شریک ہے نہ صنعت گری میں [illegible] وہ
[illegible] وزیر کے مشوروں سے برتر ہے نہ مددگار [illegible]
ہم [illegible] کی ضرورت سے مستغنی، قدرت ہر [illegible] کی
کو خوب [illegible] ہے مگر [illegible] رکھتی ہے [illegible] پیٹ کی چیزوں سے بھی
[illegible] رکھتی ہے وہ [illegible] کو [illegible] ہے حکم سے [illegible]
[illegible] قلم کو حرکت دیتی ہے لوگ بندگی کرتے ہیں
[illegible] قدرت [illegible] پیش [illegible] کرتی ہے [illegible]
رکھتی ہے وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گی معبود کی مثل و
نظیر کوئی چیز تھی نہ ہے نہ ہوگی [illegible] ہر شے سے پہلے و
ہر شے کے بعد ہے وہ عزت سے عزت [illegible] قوت سے
[illegible] کی وجہ سے [illegible] کی [illegible]
[illegible] مخلوق [illegible] معبود حقیقی کو دیکھ [illegible]
[illegible] وہ قوی و منیع، سمیع و بصیر، رؤف و رحیم ہے
[illegible] معبود کی غیر محدود صفتوں کو [illegible]
[illegible] کے مدعی [illegible] حقیقی تعریف سے گم گشتہ ہیں، وہ نزدیک
[illegible] دور ہوتے ہوئے نزدیک ہے
[illegible] قدرت [illegible] رزق [illegible]
ہے [illegible] سے [illegible] دیتی ہے [illegible]
قوی [illegible] کی مظہر نیز [illegible] تکلیف [illegible]
[illegible] رحمت [illegible]
قبول صورت جنت ہے جس کی [illegible] ہوئی [illegible]
دوزخ ہے میری [illegible] کی بعثت [illegible] کی مصدق ہے جو رسول
عربی [illegible] برگزیدہ نبی پاکیزہ [illegible] ہیں۔ وہ حضرت
بہترین عہد و خوب ترین دور میں منصب نبوت پر متمکن ہوئے
[illegible] ہوئے [illegible] مزید ترقی دیتے ہوئے

موعظة، رحمة، حجة عريضة، مولفة، وعقوبة جحيم لمن ردّه موبقة۔

• قدرت نے کل نعمتیں پوری کر دیں یعنی محمدؐ پر نبوت ختم کرکے حجت مستحکم کر دی۔

وشهدات ببعث محمد رسوله وعبده وصفيه ونبيه ونجيه وحبيبه وخليله، بعثه في خير عصر وخير فترة، وكفر رحمة العبيد، ومنة لمزيده، ختم بنبوته، وشدّ به حجته، فوعظ ونصح وبلغ وكدح رؤوف بكل مومن رحيم سخي رضي ولي زكي عليه رحمة وتسليم وبركة وتعظيم وتكريم من رب غفور رحيم قريب مجيب حليم، وصيتكم معشر من حضرني بوصية ربكم وذكرتكم بسنة نبيكم فعليكم برهبة تسكن قلوبكم وخشية تذري دموعكم، وتقية تنجيكم قبل يوم يبليكم وتذهلكم يوم يفوز فيه من ثقل وزن حسنته وخف وزن سيئته ولتكن مسئلتكم وتملقكم مسئلة ذل خضوع وشكر وخشوع بتوبة ونزوع وندم ورجوع، وليغتنم كل مغتنم منكم صحته قبل سقمه وشبيبته قبل هرمه وسعته قبل فقره وفرغته قبل شغله وحضره

حضرت نے بھی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ کافی جد و جہد کی۔ وہ حضرت جملہ مومنین کے لئے شفیق، ہمدرد، رحم دل، سخی، پسندیدہ و برگزیدہ والی تھے۔ رب غفور و رحیم، قریب مجیب و حلیم کی طرف سے محمدؐ پر رحمت و تسلیم، برکات و تعظیم و تکریم بے حد (کثرت) ہو۔ گروہ موجود! میرے ذریعہ سے تم لوگوں کے لئے رب قدیر کی وصیت نبی کریم کی سنت پیش ہو رہی ہے جس کو تمہارے لئے تذکرہ میرے لئے نصیحت و موعظت سے دیتے ہیں۔ تم پر فرض ہے کہ تمہیں وہ ڈر موجود ہو جس سے خود تمہیں لوگوں کے دل کو سکون میسر ہو، وہ خوف مخفی ہو جس کی موجودگی میں چشم خونبار سے سیل بہ نکلے، وہ تقویٰ ہو جو بوسیدگی کے دن سے پہلے ہی کل مہلکوں سے محفوظ کر دے نیز روز محشر سے بے فکر کر دے جبکہ نیکیوں کی تول وزنی، بدیوں کی تول سبک ہونے کی وجہ سے بشر کو عیش و عشرت کی زندگی نصیب ہوگی۔

تم لوگوں پر یہ بھی فرض ہے کہ خضوع و خشوع، توبہ و رجوع، ذلت و شرمندگی کی صورت سے معبود کی خدمت میں عرض و معروض و تملق کرو۔ نیز تم لوگ موقع کو غنیمت سمجھو مرض سے پہلے صحت کی قدر کرو، پیر فرتوت ہونے سے پہلے پیری کی عزت کرو، فقیری سے پہلے دولت کی توقیر کرو۔ مشغولیت سے پہلے وقت فرصت کو مد نظر رکھو، سفر سے پیشتر حضر کی قدر کرو، مرنے سے پہلے زندگی کی حقیقت کو سمجھ لو، نہ معلوم کتنے ہوں گے جو ضعف و کمزوری و مرض کے حقیقی دقت

قبل سفره، وحيوته، قبل موته
(فكم ممن) يهن ويهرم ويمرض
قبل تكبر وهرم وتسقم، يمله
طبيبه ويعرض عنه حبيبه و
ينقطع عمره ويتغير عقله، ثم قيل
هو موعوك وجسمه منهوك
تجده في نزع شديد، وحضره
كل قريب وبعيد، فشخص
ببصره وطمح نظره ورشح جبينه
وعطف عرنينه وسكن حنينه
وحزنته نفسه، وبكته عرسه و
حفر رمسه، ويتم منه اولاده
وتفرق عنه عدده، وقسم جمعه و
ذهب بصره و[illegible] ومدد و
جرد وعري وغسل ونشف وسجي
[illegible] ونشر عليه كفنه
وشد منه ذقنه [illegible] وقمص وعمم
وودع وسلم [illegible]
وصلى عليه بتكبير بغير سجود وتعفير
ونقل من دور مزخرفة وقصور
مشيدة وحجر منجدة فجعل في
ضريح ملحود، وضيق مرصود
بلبن منضود، مسقف بجلمود
وهيل عليه حفره، وحثي عليه مدره
وتحقق حذره، ونسي خبره، ورجع

سے پہلے ضعیف ولاغر و بیمار مریض بن گئے ہوں گے جن کی کیفیت یہ ہوگی
کہ خود طبیب (نسخہ لکھتے لکھتے) تھکن محسوس کرنے لگیں گے، دوست
بھی پرہیز کرنے لگیں گے عمر ختم کے قریب ہوگی عقل و فہم سہو ہو چکے ہونگے
کچھ لوگ یہ کہتے ہونگے کہ یہ (جو تو ہے) بنی ہوئی صورت ہے جسم بھی (پتلی چھڑی) کی
طرح۔ توق ہو کہ یک بیک نزع کی کیفیت شروع ہوگی نزدیک و دور
کے سب لوگ موجود ہونگے - مریض کے دیدوں کی گردش سلب ہوگی
ٹکٹکی بندھی ہوگی جبین عرق ریز، بینی کج، تکلیف دہ لہجہ میں
سکون، بس نفس میں رنج و غم کی کیفیت محسوس ہو رہی
ہوگی - بیوی روپیٹ رہی ہوگی، بچے یتیم ہو رہے ہوں گے لحد
درست ہو رہی ہوگی - عزیزوں میں تفرقہ کی نیو پڑ رہی ہوگی
ترکہ تقسیم ہو رہی ہوگی مگر خود میت چشم و گوش سے بے تعلق ہوگی
نوبت یہ پہنچے گی کہ لوگ جسم کے کل حصے کھینچ کھینچ کر درست کر دینگے
پھر بدن سے کپڑے دور کریں گے، یونہیں برہنہ غسل دینگے
پھر دھو پونچھ کر کسی چیز پر رکھدیں گے، بعدہ کفن میں لپیٹیں گے
پہلے میت کی ٹھوڑی کی طرف توجہ کریں گے پھر قمیص
[illegible] کر کے سر پر پگڑی لپیٹ دیں گے - پھر تسلیم کر کے رخصت
کریں گے یعنی کسی تخت پر میت کو رکھدیں گے پھر [illegible]
کے فریضہ سے صرف تکبیر کہکر سب لوگ سبکدوش ہونگے نیز میت
کے لئے مغفرت طلب کریں گے - پھر زیب و زینت دئے ہوئے
گھر، مضبوط و مستحکم بنے ہوئے قصر، سربلند و مزین محل سے
منتقل کر کے لحد بنی ہوئی قبر، پہلے سے درست کئے ہوئے
گڈھے کے سپرد کر دیں گے، جس پر سنگ و خشت کو بہم کر کے
معمولی سی چھت درست کر دیں گے، پھر کچھ مٹی کے ڈھیلے سے
گڈھے کو بھر دیں گے - یہیں پر جدید مصیبت کو دیکھکر معبود کی
خدمت میں حضوری کو یقینی سمجھیں گے لیکن خود مرنے کو سہو محو

وعنه دليه وصفيه ونديمه ونسيبه
حميمه ومتبدل به قرينه وحبيبه
فهو حشو قبر وراهين قفر يسعى
بجسمه دود قبره ويسيل صديده
من منخره ليحق برمته لحمه وينشف
دمه ويهرم عظمه حتى يوم
حشره فنشر من قبره حين
ينفخ في صور ويدعى بحشر ونشور
فثم بعثرت قبور وحصلت سريرة
صدور وجيء بكل نبي وصديق
وشهيد يوحد للفصل قدير
بعبده خبير بصير فكم من زفرة
تضنيه وحسرة تضنيه في موقف
مهول ومشهد جليل بين يدي
ملك عظيم بكل صغير وكبير عليم
فحينئذ يلجمه عرقه ويحصره
قلقه عبرته غير مرحومة و
صرخته غير مسموعة وحجته غير
مقبولة تزول جريدته وتنشر صحيفته
نظر في سوء عمله وشهدت عليه عينه
بنظره ويده ببطشه ورجله بخطوه
وفرجه بلمسه وجلده بمسه فسلسل
جيده وغلت يده وسيق فسحب وحده
فورد جهنم بكرب وشدة وظل
يعذب في جحيم ويسقى شربة من

کردیں گے۔ دوست، ہمدم، ہم مشرب، عزیز، قریب دفن کرکے
پلٹنے کے بعد دوسرے دوست و رفیق ڈھونڈھ لیں گے
مگر میت غریب بیکسی کے گھر میں آ گیا ہے بلکہ قبر کے پیٹ میں لقمہ سا [illegible]
کیفیت یہ ہے کہ لحد کے کیڑے بے حس جسم پر دوڑ رہے ہیں نتھنوں سے
رطوبت بہ رہی ہے۔ لحد کے لوٹنے سے گوشت و پوست کو چھلنی
کر رہے ہیں، خون پی رہے ہیں، ہڈیوں کو منتشر کر رہے ہیں یوم محشر
تک یہی صورت رہے گی۔ پھر صور پھونکنے کے وقت حشر و نشر کیلئے
طلب کرینگے یہی تو وہ وقت ہے کہ قبروں کی جستجو ہوگی، سینوں کے
مخفی خزینے پیش نظر ہونگے نبی، صدیق، شہید (یعنی محمد، علی،
حسینؑ) محشر میں طلب ہوں گے۔ پھر رب قدیر کی طرف سے
چونکہ خبیر و بصیر ہے سب کے فیصلے طے ہوں گے۔ ملک عظیم کے
پیش نظر جو ہر چھوٹی بڑی چیز سے مطلع ہے، محشر کے زبردست ہیبت ناک
موقف میں نہ معلوم کتنے زندگی آتش شوق بلند ہونگے نہ معلوم کتنی
دبی ہوئی حسرتیں پوری ہونگی (انسانی نظام پسینہ کی راہ سے ظاہر ہو [illegible]
ملیں گے) یہی وہ وقت ہے جبکہ گلے گھٹ [illegible]
جہنم کے شعلے ہر طرف سے گھیرے ہوں گے چشم حسرت سے [illegible]
بند ہونے کے بعد بھی رحمت [illegible]
ہونگی۔ جسم میں تھرتھری پڑی ہوگی۔ دفتر عمل پیش نظر [illegible]
ہونگے۔ چشم مجرم تفریق لغزش کی، دست ظلم تعدی [illegible] قدم
روش کے، جلد بدن غیر محرم سے ملنے کی، جسم کے مخفی حصے
لمس و تقبیل کے خود بخود مقر ہوں گے۔

حکم مجرد کے بعد طوق در گردن، دست بہ زنجیر کھینچے
گھسیٹتے دوزخ کی طرف لے چلیں گے پھر کرب و شدت کی معیت
میں جہنم کے سپرد کر دیں گے پس طرح طرح کی عقوبتیں شروع
ہونگی پینے کے لئے خون، پیپ تلاش کرینگے جسکی وجہ سے صورت

حمیم التشوی وجهه، وتسلخ جلده و
تضربه زبانیته بمقمع من حدید
ویعود جلده بعد نضجه بجلد جدید
یستغیث فتعرض عنه خزنة جهنم
ویستصرخ فلبث حقبة نیدم
نعوذ برب، قدیر من شر کل مصیر
ونسئله عفو من رضی عنه و
مغفرة من قبله، فهو ولی مسئلتی
ومنجی تابعی فمن زحزح عن تعذیبه
ربه یحل فی جنته بعزته ویخلد
فی قصور مشیدة، مالک
حور عین وحفدة، وطیف
علیه بکؤس وسکن حضیرة قدس
وتقلب فی نعیم، وسقی من تسنیم
وشرب من عین سلسبیل ومزج
بزنجبیل مختم بمسک وعبید
... للملائکة تشعر للسرور
یشرب من خمور فی روض معدق
لیس یصدع من شربه ولیس
ینزف، هذه منزلة من خشی
ربه وحذر نفسه،
... عقوبة من جحده ونسیه و
سولت له نفسه معصیه، فهو
قول فصل وحکم عدل وخبر قصص
قص ووعظ نص، تنزیل من حکیم

جھلسی ہوئی معلوم ہوگی۔ جسم کی جلد گل گل کے گر رہی ہوگی
لوہے کے گرز سے فرشتے پیٹ رہے ہونگے۔ جلد بدن جل بل کے
گرتی ہوگی، دوسری نئی جلد بنتی ہوگی بدنصیب کے رونے پیٹنے
کی طرف سے جہنم کے موکل فرشتے بھی منھ پھیرے ہونگے غرضکہ
یونہیں مدتوں شرمندگی کی کیفیت رہے گی۔

ہم رب قدیر سے ہر طرح کے فتنہ و شر سے طلب تحفظ کرتے
ہیں وہ جن لوگوں سے خوش ہو کر جس مقبولیت کی صف میں جگہ
دیئے ہوئے ہے ہم بھی کچھ ویسی ہی مغفرت و مقبولیت کے متمنی ہیں
کیونکہ وہی ہستی ہم سب کے ہر مقصد و مطلب کی متکفل ہے بیشک جو
لوگ معبود کی عقوبتوں سے (نیک چلن ہونے کی وجہ سے) بچ گئے
وہ عزت معبود ہی کے طفیل سے جنت میں پہونچیں گے، سربلند
و مستحکم محلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ٹھہریں گے جس جگہ عیش و عشرت
کے لئے حوریں ملیں گی، خدمت کیلئے نوکر موجود ہوں گے۔ شیشہ
و خم گردش میں ہونگے۔ خود پاکیزہ منزلوں میں مقیم ہونگے نعمتوں میں کروٹیں بدلتے ہونگے
تسنیم و سلسبیل کو ملا کر پیتے ہونگے جسکے ہر جرعے میں طرح طرح کی خوشبو و عبیر
بسے ہونگے یہ سب ہمیشگی کی ملکیت ہوگی جسمیں سرور کی حس قوی ہوگی ہرے بھرے
چمن میں مے نوشی ہوگی مے نوشوں کو نہ درد سر کی زحمت ہوگی نہ کوئی دوسری علت ہوگی
مگر یہ منزلت خوف و خشیت سے متصف لوگوں کی ہے جو نفس کی شرارتوں
سے ہر وقت خطرے میں رہتے ہیں۔
(یعنی حرص و ہوس کے پھندوں سے بچ کر نکلنے کی کوشش
کرتے رہتے ہیں)

بیشک جو لوگ حق کے منکر ہوں، مذکورہ حقیقتوں کو بھولے
بیٹھے ہوں، معصیت کوشی میں نڈر ہوں، پرفریب نفس کے دھوکے
میں پڑے ہوں، وہ معبود حقیقی کی طرف سے عقوبت کے مستحق
ہیں۔ کیونکہ درست فیصلہ معتدل حکم یہی ہے (دیکھو) کل قصے کہہ سکے

حمید نزل به روح القدس
مبین علی قلب النبی محمد
رشیدا صلوات علیه [illegible]
سفرة مکرمون بررة [illegible]
[illegible] علیهم رحیم [illegible]
شکر کل [illegible] رحیم
فلیتضرع [illegible] علمه ولیتهل
[illegible]
[illegible] لی ولکم حسبی ربی وحده

گئے سب نصیحتیں ذکر کر دی گئیں یہی چیزیں حکیم مطلق کی تنزیل میں مرقوم ہیں جسے جبرئیل پہلے سے رہبر کل حضرت محمد کے قلب محترم کے سپرد کر چکے ہیں۔ مکرم و نیکو [illegible] سفیروں کی ہدایت سے [illegible] رحمت ہو [illegible] دشمن کے شر سے بچنے کے لئے [illegible] طلب کرتے ہیں تو لوگ بھی قدرت [illegible] مشغول [illegible] ہر شخص [illegible] نعمت [illegible] خود نیز میرے لئے طلب مغفرت کرے۔ [illegible] رب قدیر کی ہستی [illegible] فقط

چیدہ قومی خبریں

ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے مسٹر لاجی کے پیش کردہ خیالات کی تائید ہو رہی ہے جسمیں [illegible] کو انجام کے سنی بنا دیا تھا موصوف نے اسکے متعلق ایک بیان دیا ہے جسمیں آپ نے اخبار [illegible] اس بیان کی [illegible] ہے اور ثابت [illegible] ہے کہ آپ راسخ العقیدہ [illegible] اور [illegible] قوم [illegible] خدمت کو اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ شہید انسانیت کے متعلق قوم اپنی [illegible] قائم کئے ہوئے ہیں۔ مولوی [illegible] کتاب [illegible] اپنے ذاتی خیالات کا ابھی تک [illegible] کوئی [illegible] جو بیان حال میں شائع ہوا ہے اسمیں بھی [illegible] اور غیر ضروری [illegible] الٹ پھیر والے جملے موجود ہیں جنسے ان کے صحیح [illegible] کا کوئی [illegible] نہیں ہوتا

رسالۂ مجاہد

کی

توسیع اشاعت سے اب غافل رہنے کا وقت نہیں۔ اقتصادی کشمکش کا دنیا بھر پر غلبہ ہے۔ اگر قوم کی غفلت کا یہی رنگ رہا تو رسالۂ مجاہد کی زندگی کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ رسالہ جس مرحوم مغفور کی یادگار ہے اسکے احسانات سے قوم زیر بار ہے لہذا خریداران مجاہد توسیع اشاعت میں اپنی انتھک کوشش صرف کر دیں تاکہ نجم العلماء طاب ثراہ کی یادگار باقی رہے۔

(نصائح حکیم افلاطون)

یہ وہ نصیحتیں ہیں جنکو حکیم افلاطون نے اپنے شاگرد رشید ارسطاطالیس کو بطور وصیت کے تعلیم دی اور یہ جملہ فروع علم اخلاق میں نافع اور مفید ہیں۔

(۱) اپنے معبود کو پہچان اور اُس کے حق کو ملحوظ رکھ

(۲) ہمیشہ نو پڑھنے پڑھانے میں اوقات بسر کر۔

(۳) تحصیل علم و کمال کو ہر چیز پر مقدم رکھ۔

(۴) عالم کو کثرت علم سے امتحان نہ کر بلکہ اجتناب شر و فساد سے حال انکا دریافت کر

(۵) خدا سے ایسی چیز نہ طلب کر جسکا فائدہ منقطع ہو جائے۔

(۶) یقین کر لے جتنی نعمتیں ہیں خدا کی طرف سے ہیں۔

(۷) خدا کی جتنی نعمتیں ہیں وہ سب باقی ہیں تجھ سے جدا ہونے کی نہیں

(۸) ہمیشہ ہوشیار رہ کہ اسباب بہت ہیں۔

(۹) جو چیز کرنی نہ چاہیے اُسکی آرزو بھی نہ چاہیے۔

(۱۰) خدا کا انتقام بندوں سے غصہ اور خفگی سے نہیں ہوتا ہے بلکہ پاسنی اور تادیب ہے یعنی خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں

(۱۱) ایسی حیات کی تمنا کر جس کے ساتھ موت شریک ہو۔

(۱۲) حیات اور موت کو شمار میں نہ لا مگر یہ وسیلہ نیکی کے حاصل ہونیکا سمجھ۔

(۱۳) آسایش و آرام و راحت پر آرام نہ کر جب تک اپنے نفس سے تین چیزوں کا حساب نہ لے لے۔
اوّل اس دن میں کوئی خطا تجھ سے سرزد ہوئی یا نہیں۔ دوئم یہ کہ کوئی کار نیک تو نے کیا یا نہیں۔
سوئم یہ کہ کسی کام میں تو نے تقصیر کی یا نہیں۔

(۱۴) یاد کر کہ اصل میں تو کیا تھا۔ اور بعد موت کے تو کیا ہو جائے گا۔

(۱۵) دنیا میں کسی کو ایذا نہ پہونچا کہ عالم کی ساری چیزیں گھٹتی بڑھتی ہیں۔

(۱۶) بڑا بدنصیب وہ ہے جو عاقبت سے غافل ہو جائے۔

(۱۷) کم بخت وہ ہے جو لغزشوں میں محو نہ جائے۔

(۱۸) سرمایہ اپنا اُن چیزوں سے نہ کر جو تیری ذات سے علیحدگی رکھتی ہوں۔

(۱۹) نیک کام میں فکر کے سوا کا انتظار نہ کرو

(۲۰) قبل بیان کے حاجت کو پورا کر۔

(۲۱) اس شخص کو حکیم نہ جان جو دنیا کی لذت پر خوش ہو

(۲۲) اس شخص کو عاقل نہ سمجھ جو دنیا کی لذت پر خوش ہو۔

(۲۳) مرنے کو یاد رکھ مرنے والوں پر عبرت حاصل کر۔

(۲۴) ذلت آدمی کی سخن بے فائدہ میں ہے۔

(۲۵) بے پوچھے جو کوئی چیز بیان کرے تو اُسے پہچان لے۔

(۲۶) جو شخص دوسرے کے شر میں فکر کرے نفس اُس کا خود غریب ہے

(۲۷) فکر سوچ سمجھ کے تب بات۔

(۲۸) زمانہ ہمیشہ کروٹیں بدلا کرتا اور ہر ایک کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔

(۲۹) سب کا دوست بنا رہے۔

(۳۰) جہاں تک ممکن ہو نہ آجا کہ غصہ کرنے کی عادت ہو جائے گی۔

(۳۱) آج اگر کسی کو احتیاج ہو تو کل پر نہ ٹال معلوم نہیں کہ کل کیا ہو جائے۔

(۳۲) جو شخص اپنے فعلوں میں گرفتار ہو اُسکے نزدیک نہ جا۔

(۳۳) جب تک اچھی طرح نہ سمجھے جھگڑے کا فیصلہ نہ کرے

(۳۴) باتوں سے حکیم نہ بنے بلکہ قول و عمل موافق حکمت ہوں۔

(۳۵) زبان کی حکمت جہان میں رہتی ہے عمل کی حکمت آخرت میں کام آتی ہے۔

(۳۶) نیک کاموں کی مصیبت نہیں رہ جاتی مگر نیک کام رہ جاتا ہے۔

(۳۷) گناہ کی لذت باقی نہیں رہتی مگر مواخذہ رہ جاتا ہے۔

(۳۸) اُس دن کو یاد کر جب تجھکو پکاریں اور تو سن سکے اور جواب نہ سکے۔

(۳۹) دنیا سے ایسی جگہ جاتا ہے جہاں دوست و دشمن کچھ نہیں پہچان پڑتا

(۴۰) میں کسی کو نقصان نہ پہونچا ایسا نہ ہو تیرا نقصان ہو۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا نصائح پر اگر انسان انپر عمل کرے تو اُس کو انسان کامل کہا جا سکتا ہے بلکہ اگر بدوام ان نصائح کو اپنا طریقہ کار بنالے تو وہ فرشتہ خصلت انسان کہلانے کا مستحق ہو

(باقی نصائح آئندہ) ایڈیٹر

انیس و دبیر

ہر زمانہ و ملک میں شعراء نے نہ صرف زوال قومی پر آنسو بہائے ہیں بلکہ انسانوں کے اندر جوش عمل کی روح بھی پھونکی ہے اور سوتی ہوئی قوموں کو بیدار ہونے پر مجبور کیا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ شاعر اور غیر شاعر میں جو ذہنیت کا فرق کے علاوہ شدت احساس کا بھی فرق ہوتا ہے اور یہ شدت احساس جب شعور کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے تو زیادہ گہرائی سے وقت زمانہ کی نباضی کر سکتی ہے انیس اور دبیر دونوں ایک ایسے ماحول میں پیدا ہوئے جہاں مذہبیت شدت سے کار فرما تھی اور تقدیر پرستی نے تمام ماحول کو مضمحل کر رکھا تھا۔

جب مرض یکساں ہوتا ہے تو وسیع الاعلیٰ فکرین اور معالجین کے نسخوں میں شعوری اور غیر شعوری طور پر مناسبت واقع ہو ہی جاتی ہے۔ فرق یہ تھا کہ انیس نے مذہبیت کو سادہ اور دلکش انداز میں اس طرح پیش کیا کہ دوسری اقوام بھی دست بستہ ہیں اور انیس کو خدائے سخن مان لئے۔ علاوہ انکے کلام میں وہ جوہر بھی تلاش کئے جو دوسری اقوام کی معاشرتی اخلاقی ترقی کی رہبری کرتے تھے۔ اسکے برخلاف بڑھتی ہوئی معلومات کی روشنی میں ایک فکر کسی رجحان میں اپنے ہمخیال فکریں و فلاسفہ کے ساتھ جو قدرتی لگاؤ ہونا چاہئے اسے چھپانے کی کوشش نہیں کی بلکہ صحیح القاس کے ساتھ اپنا اخلاقی اور شعوری پلہ بھاری [illegible] انیس کا درجہ [illegible] تحقیق کو سارے چراغ کسی [illegible] آئیں گے گرد [illegible] بات یہ ہوئی کہ اس [illegible] نے کیا تنوع پیدا کیا اور اس تنوع میں [illegible] کی خدمت انجام دیں۔ [illegible]

انیس اور دبیر نے آپس میں منصفانہ مقابلہ کیا اور ایک ہی موضوع پر دونوں باکمالوں نے مرثیے کے اندر ایک نے دوسرے کی کمی کو پورا کر دیا

ان دونوں باکمالوں نے اردو شاعری کو اس بلندی پر پہونچا دیا جہاں اسے پہونچ جانا چاہئے تھا

انیس و دبیر سے آج دنیا واقف ہے یہ دونوں باکمال شاعروں نے اپنے پہچاننے کی کوشش کی چونکہ انہیں احساس فرائض کا جذبہ بھی تھا۔ چنانچہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے خود شناسی خدا شناسی ہی پر عمل کرتے ہوئے دنیا کو تلقین عمل کرتے رہے۔

انھوں نے شاعری کے ہزار ہا تاریک پہلو کو روشن کیا۔ خشک سے خشک چمن میں شگوفے کھلائے

چنانچہ آج انگریزی تہذیب بھی انیس و دبیر کی بہار صبح وغیرہ کی داد دینے پر مائل نظر آتی ہے۔ مگر ان ہر دو مرحومین کو دنیا نے جلد بھلا دیا۔ اور یہ لوگ جس یادگار کے مستحق تھے کچھ نہ کیا جائیگا قابل ستائش ہے ۔ مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس کی ذات گرامی جنہوں نے شاہکار انیس شائع کرکے ایک اردو شاعری پر وہ احسان کیا جو بھلایا نہیں جا سکتا ہے ۔ مگر مرزا دبیر کی یادگار کے سلسلے میں کوئی کام نہ ہوسکا ۔ اس مقصد کیلئے ایک یادگار دبیر کے نام سے ایک انجمن قائم کیگئی ہے کہ وہ مرحوم کے کلام جس کا وہ مستحق ہے شاہکار انیس کی طرح ملک کے سامنے پیش کرکے دبیر کی شاعری کو دنیا کے سامنے لایا جائے ۔ اس سلسلے میں ہمیں امید ہے کہ مرزا محمد جواد صاحب مالک مطبع نظامی پریس بھی اپنے زریں مشوروں سے فراموش نہ فرمائیں گے اور دوسرے ارباب علم ذیل کے پتہ پر اپنے مشوروں سے مطلع فرمائیں ۔ یادگار دبیر کے نام سے مرحوم کیلئے لٹریچر اور مرحوم کے بہترین مرثیے طبع کرکے ملک میں پیش کئے جائینگے

"خندان لکھنوی"

آنریری سکریٹری یادگار دبیر ۵۵ غازی منڈی لکھنؤ

بیس ہزار سال کی کھوپڑی

زولاجیکل سوسائٹی لنڈن نے اپنے ایک جلاس میں اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ دنیا کا پہلا باشندہ ایک عورت تھی ۔

یہ اندازہ ایک کھوپڑی سے لگایا گیا ہے جو لندن سے کھدائی کے دوران میں برآمد ہوئی ہے اس کے متعلق گمان ہے کہ اسکو مدفون ہوئے بیس ہزار سال کا طویل عرصہ منقضی ہوچکا ہے نیز محققین نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ عورت سیاہ تھی۔ اس کی ناک لمبی تھی۔ چونکہ اس کی گردن کی ہڈی کی نشو و نما کمزور ہے اس لئے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ وہ یقیناً عورت کی کھوپڑی ہے۔ نیز یہ کہ مرنے وقت اسکی عمر چالیس سال کے درمیان تھی اور دماغ میں ایک جانب کی نشو و نما اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ ہر کام بائیں ہاتھ سے انجام دیتی ہوگی۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ یہ چیز ہے کہ اس کے دماغ کے خون کی رگیں ایسی ظاہر اور تازہ ہیں جیسے وہ کل ہی مری ہے ۔

تبرکات

ذیل میں [illegible] کے ایک مسدس کے چند بند پیش کئے جاتے ہیں [illegible] آپ کا [illegible] نہیں ہوتا ہے بلکہ ہر مصرع محبت وعقیدت کا ایک [illegible] رکھتا ہے امید ہے کہ [illegible] کرام یہ چند بند پڑھ کر محظوظ ہوں گے — [illegible]

زیب بیاں ثنائے امام حسینؑ ہے — دل کی ضیا ولائے امام حسینؑ ہے
فردوس زیر پائے امام حسینؑ ہے — حق کی رضا رضائے امام حسینؑ ہے
کیا [illegible] ہے حسینؑ نے [illegible] اسلام کی
اس [illegible] سے ہر [illegible]

خالق سے پوچھے کوئی عزت حسینؑ کی — واجب ہے ہر بشر پہ محبت حسینؑ کی
[illegible] الفت حسینؑ کی — [illegible] حسینؑ کا [illegible] حسینؑ کی
[illegible] ہوا اس ذات پاک سے
[illegible] گئے تربت کی خاک سے

[illegible] مظلوم ہیں حسینؑ — جس کی طرف خدا ہے وہ مظلوم ہیں حسینؑ
محراب باب عرش پہ مرقوم ہیں حسینؑ — خادم ملک ہیں [illegible] حسینؑ
قربان اس وقار کے اس عز و جاہ کے
غلماں غلام بن گئے دربار شاہ کے

صدق و وفا کی شمع جلاتے ہوئے گئے — [illegible] وفا کی شان [illegible]
اسلام کی حیات بڑھاتے ہوئے گئے — حقانیت کا باغ [illegible] ہوئے

ہر دل کو اعتراف ہے [illegible]
کیا کام کر گیا ہے نواسہ رسولؐ کا

خوش [illegible] بھی خوش کلام بھی اور خوش بیان بھی — [illegible] ہوئی زبان خدا سے زبان بھی
بابا کی آن بان بھی نانا کی شان بھی — امت پہ لطف کی بھی نظر مہربان بھی

جاں باز بھی شہید جفا بھی سلیم بھی
وعدہ وفا بھی مقصد ذبح عظیم بھی

دل سے نقش کفر مٹاتے ہوئے گئے — سکہ دلوں پہ حق کا بٹھاتے ہوئے گئے
وحدت کا پاک جام پلاتے ہوئے گئے — راہ نجات سب کو دکھاتے ہوئے گئے

ہونے دیا نہ سرنگوں حق کے نشان کو
سر کرکے چھوڑا معرکۂ امتحان کو

دلچسپ معلومات

از سلسلۂ گذشتہ

وقائع	سال بعد از ہجرت نبوی	وقائع	سال بعد از ہجرت نبوی
تشکیل ... بارستان	۴۵۵	تبریز را عثمانی از ایران گرفت	۱۱۳۷
... تاریخ جلالی	۴۷۱	جلوس نادر بر تخت شاہی ایران	۱۱۴۹
ابتدا ... جنگ صلیب	۴۷۴	ظہور دولت قاجاریہ در ایران	۱۱۹۳
ظہور دولت پرتگال	[illegible]	کشف سیارہ اورانوس	۱۱۹۶
ظہور دولت عثمانی	۶۸۸	ایجاد بالون	۱۲۰۰
شیوع استعمال باروت	۶۹۵	کشف الکتریسیتہ متحرکہ	۱۲۰۱
ضرب سکہ عثمانی	۷۹۵	ایجاد کبریت	۱۲۰۲
ایجاد توپ	۷۶۰	ایجاد مخابرات تلگرافی	
ایجاد صنعت طبع	۸۵۱	ایجاد کشتی بخار	۱۲۲۲
انقراض دولت ... عباس	۸۵۶	ایجاد راہ آہن در انگلیس	۱۲۴۰
کشف امریکا	[illegible]	وضع قانون قرنطینہ	۱۲۵۲
ظہور دولت صفویہ در ایران	۹۰۵	کشف سیارہ نپتون	۱۲۶۳
... صنعت ...	۹۲۲	کشودن ترعہ سوئیس	۱۲۵۴
... وقائع ... در اسلام	۱۰۱۲	ایجاد ٹیلیفون	۱۲۸۲
...	۱۰۴۹	جنگ فرانسہ و روس	۱۲۸۸
استعمال قہوہ ...	۱۰۵۰	اختراع ...	۱۲۸۷
استعمال ...	۱۰۹۸	جنگ روس و عثمانی	۱۲۹۳
کشف اسباب ...	۱۰۶۸	اختراع ... یعنی ...	۱۲۹
کشتی سرعت ...	۱۱۰۰	جنگ روس و جاپان	۱۳۲۲
انقراض دولت صفویہ در ایران	۱۱۳۵	بنیاد مجلس شورائے ملی یعنی پارلیمنٹ در ایران	۱۳۲۴

[illegible]

دُرِّ مکنون

از علامہ ظفر مہدی صاحب قبلہ گہر جائسی

ہوا وہ پیدا ... آج جسکا خالق ہے خود ثنا خواں
حسن کا نانا، علی کا پیارا، سمی مرسل، معی قرآں

کلام خالق ہے تو تبرا ہمدم، تری عداوت ہے کفر توام
تری محبت ہے جز و ایماں، غلط کہا، بلکہ عین ایماں

لباس عالم میں تھی نبوت، خدا نے مانگی تری قوت
قدر تری تابع مشیت، قضا ہے مسبر مطیع فرماں

ترے کہا ہے کی خون کی بوندوں سے آج اسلام سرخرو ہے
ترے پسینہ کا ایک قطرہ بنا نمکداں پریشاں رسولاں

بنائے عالم کا تو سبب تھا نہ آج ہوتا اگر تو پیدا
زمیں ہوتی نہ چرخ ہوتا فرشتے ہوتے نہ جن و انساں

سبب ہے تخلیق کا ترا دم ہے تیرا ممنون ہر ایک عالم
فراز گردوں، نشیب جیحوں، بسیط ہاموں، محیط دوراں

ترے ہی پرتو کی روشنی تھی جو طور پر بن گئی تھی تجلی
ترے ہی جلوے کی تھی تجلی بنی تھی جو نور کوہ فاراں

تری تجلی تھی ہر زماں میں چمک رہا تھے یک بیک عیاں نہیں
نصیب یعقوب و بخت یوسف ید بیضائے ابن عمراں

حدوث میں جان تیرے دم سے قدم کے انواع تیرے دم سے
وجوب کی شان تیرے دم سے قدم سے تیرے ہے بزم امکاں

ہر ایک شے ہے تری تجلی زمین روشن ہے سامرے کی
تجھے نہ کیونکر چراغ وحدت بنا کے خالق جو شمع عرفاں

بنائے ایمان تیری غیبت جو شک کرے اس پہ حق کی لعنت
عیاں کیا تو نے راز وحدت نگاہ عالم سے ہو کے پنہاں

وقار بیت الحرام تو ہے فروغ رکن و مقام تو ہے
امام ابن امام تو ہے سبھے دفتر ہے تیرا قرآں

تھی فخر عمار ہر کا بی غلامی باب بوترابی
گدا ترے در کا ہر صحابی وہ ہوں ابوذر کہ ہوں وہ سلماں

کسے نہیں یاد جنگ خیبر وہ دست حیدر وہ قلعہ کا در
قدم ہے جبتک پروں پہ ملک کے ہاں زیر بار احساں

زمیں سے تا عرش زلزلہ تھا عتاب کا ہیکو تھا بلا تھا
ہلا دیا جس نے کفر کا در تھا تیرے دادا کا زور ایماں

ہوا ترے سائیوں کے اسماء سے دفتر انبیا مرتب
کوئی ہے موسیٰ کوئی ہے عیسیٰ کوئی ہے آدم کوئی سلیماں

کوئی ہے یونس کوئی براہیم کوئی داؤد، کوئی ہاروں
کوئی ہے یعقوب کوئی یوسف، یہ ماہ کنعاں وہ پیر کنعاں

تو مصحف ناطق امامت تو حق کی آیت تو حق کی حجت
حسن کے ہاتھوں پہ تیری رفعت کہ جیسے قرآن پہ ہو قرآں

کھڑا ہوا مسکرا رہا ہے گھر کی کام آ گئی محبت
وہ دیکھو محشر میں دھوئی جاتی ہے آب رحمت سے فرد عصیاں

باسمہ سبحانہ

از نتیجۂ فکر بلند جناب مولوی سید عباس علی صاحب جذب گوپالپوری

قوم اے راہ رو جادۂ راہ شبیرؑ — قوم اے مدعی عزم سپاہ شبیرؑ
اے کہ مشہور ہے تو نورِ نگاہِ شبیرؑ — بے خبر کہہ گئی کیا سوزشِ آہِ شبیرؑ

یعنی نیرنگ جہاں سے نہ پریشاں ہونا
قوم ہر حال میں ہم پیکر و یکجاں ہونا

یہ تھا اس رہبر حق کا وہ اصول ممتاز — جس کے دہائے پہ ہے تنظیم زمانہ کا جواز
مگر افسوس کہ یہ درس حقیقت آواز — گوش ملت پہ ہے اک زمزمۂ [illegible] و ساز

جس کا کچھ دیر میں دھندلا سا اثر رہ جائے
شمع میں جیسے ضیا وقت سحر رہ جائے

تھا یہی درس امام مظلوم — کہ نہ [illegible] پراگندہ ہو تو شکل نجوم
[illegible] سے ہو یکسو جدو گم — اور اگر ہو بھی تو جتنے کہ اجازت دے [illegible]

دامن باد سے ذرے جو الگ جاتے ہیں
تجھ سے بہتر ہیں کہ اک راہ پہ لگ جاتے ہیں

اب بھی از بہر خدا راہ تلوّن سے گذر — اور یوں باندھ لے تنظیم زمانہ پہ کمر
ہر ذرا دیکھ لے اک روز یہ با ہمدیگر — خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر

تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

بہ ہیولائے زمیں عرش و قارے باشد

توجو کشکول بکف ہے بحضور دگراں کیا پڑی ہے یہ کسی کو کہ سنے تیری فغاں
ہاں مگر ساعد و بازو کی ترے تاب و تواں ایک حربہ ہے ملے دیکھے بقا کا ہے نشاں

جبکہ ظلمت کی مرادف ہو شب ماہ اپنی
کیوں بنائے نہ دو راہے سے الگ راہ اپنی
مسلم لیگ کانگریس

سوچ تو دل میں ذرا تیری وہ ہمعصر اقوام کل تلک ہاتھ میں جنکے تھی حکومت کی زمام
کچھ خبر ہے تجھے اے ذہن مشوش کے غلام کیوں ہوئیں صدر نشین صف آئین نظام

لاٹھیاں کھائیں کہ روندی گئیں یا جیل گئیں
الغرض جو بھی کڑی اُن پہ پڑی جھیل گئیں

سعی سے اپنے وہ آہی گئیں منزل کے قریب جنھیں ٹکرانا نہیں کوہ سے کچھ امر عجیب
آجتک تو ہے مگر چشم بالطاف طبیب پست اندیش زبوں ہمت و ادبار نصیب

اب بھی اک عمر پہ جینے کا نہ انداز آیا
تجھے آیا بھی تو بس نوحۂ اعزاز آیا (شاد مرحوم عظیم آبادی)

حیف اسیر خم گیسوئے تغافل ہے تو اپنی بربادی کے سامان میں بالکل ہے تو
باغ عالم میں فقط دیکھنے کا گل ہے تو گوش سنوا جو نہیں رکھتے وہ بلبل ہے تو

تو نے جا خانۂ آبا میں نہیں پائی ہے
طاق اسلاف میں گلدستۂ رسوائی ہے

تو نے کوشش کی مگر کوششِ خام تنظیم
اور اونچا ہے ابھی کنگرۂ بامِ تنظیم

یوں رگ و پے میں رچے بادۂ جامِ تنظیم
تیری ہر سانس سے پیدا ہو پیامِ تنظیم

سی سے گردامنِ صد چاک ہی سینا تجھکو
ابھی دنیا میں کئی روز ہے جینا تجھکو

خوابِ خرگوش سے اب بھی ہو خدارا ہشیار
دیکھ ہے سان پہ عالم کی دودھاری تلوار

کہیں ہندو کا خروش اور کہیں مسلم کی پکار
اور ان دونوں کے پھندے میں تری گردنِ زار

خوابِ دیدہ وطوفانِ ہلاکت برسر
وائے اے قوم ہلاکت زدہ خاکت برسر

خطیب اعظم مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی مدظلہ کا ارشاد گرامی

چھوٹی

نام کی چھوٹی
کام کی بڑی
امراض معدہ کی دشمن



قوت ہاضمہ کی قوت بازو، بھوک کی جاں نثار دوست، تجربہ و آزمائش کی منزلوں میں کامیاب، بیچنے والا خوش کہ بک گئی، خریدنے والا راضی کہ دام بھر پائے۔ اپنے معدے پر رحم کیجئے اور کھا کر میری طرح فائدہ اٹھائیے۔ (خطیب اعظم مولانا سید محمد دہلوی مدظلہ)

قیمت ایک شیشی چار، دو شیشیاں ۸، مع محصول ڈاک

منگانے کا پتہ:- کمپنی (فیکٹری) باغ قاضی، لکھنؤ

رباعیات

(از جناب رئیس الشعرا رزم ردولوی)

رباعی

کس سمت سے یہ ہوائے جنت آئی
گیسوئے مصطفےٰ کی نکہت آئی
ہے پشت پہ مہر بھی نبی کی صورت
کیا شکل امامت میں رسالت آئی

رباعی

تازہ افسانۂ کرامت کر دے
اے مہدیِ دین مت محبت کر دے
جلوہ ترا محدود نہیں اب بھی مگر
پردہ کو الٹ کے اب قیامت کر دے

رباعی

وہ خاتم منزلِ امامت آیا
وہ جلوہ گرِ قصرِ شریعت آیا
ذرہ ذرہ ہے آج نیر نیر
وہ کاشفِ اسرارِ حقیقت آیا

رباعی

کافور سحر ظلمتِ گلشن ہو جائے
ہاں صبح کا دامن مرا دامن ہو جائے
اے نیر دین حجابِ غیبت والے
اب دل کی طرح آنکھ بھی روشن ہو جائے

اگر آپ مجاہد کی بقا ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے خریدار فوراً بڑھائیے۔

مسدس در مدحت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

(جناب ناظم ادارہ کے قلم سے)

گلستان دہر میں پھر آگئی فصلِ بہار — کھل رہے ہیں پھول اور سرسبز ہے ہر برگ و بار
اک طرف سرو چمن باندھے کھڑے ہیں یوں قطار — تشنہ گان دید ہوں جس طرح محوِ انتظار
تیری ہی آمد کا قائم شور ہے ہر سو بپا
تیری ہیبت سے ہے لرزہ براندام قضا

زینتِ فانوسِ امکاں نائبِ خیر الانام — فاطمہؑ کے دل کی ٹھنڈک جانِ حیدر لاکلام
محفلِ فطرت کی شمعِ ضوفشاں روح الانام — تاجدارِ غفورِ ایماں امیرِ خاص و عام
طورِ سینا کی تجلی تیری ہی تنویر ہے
ہو بہو تو احمدِ مختار کی تصویر ہے

تیرے ہی دم سے ہے قائم نظمِ عالم بیگماں — تیرے ہی جلوہ سے روشن ہوگئے کون و مکاں
دو جہاں میں تو ہی ہے اسلام کے پیکر کی جاں — تیری ہی آمد سے ہے ہر غنچہ بہتر شادماں
حجت حق سرورِ دیں ماہ کامل ہے تو ہی
غیب کے اسرار جو ہیں اُنکا حامل ہے تو ہی

تیرے ہاتھوں میں نہاں ہے طاقتِ خیبر شکن — ہے نمایاں جلوۂ رخ سے یہ ہے حسنِ حسن
مطلعِ صبحِ رضا مثلِ حسینِ خستہ تن — رونقِ ایوانِ دین ایماں کی شمعِ ضوفگن
مثلِ عابد زہد کی محفل کا لَو دیتا چراغ
معرفت کا جام رنگیں اور امامت کا ایاغ

باقرِ دیں کی طرح زینت دہِ عرشِ کمال — صدق جعفر کا مرقع چہرۂ حق کا جمال
علم کی مانند آیت مثلِ موسیٰ خوشخصال — ثامن ضامن کی تصویر رضا فرخندہ فال
نجمِ برجِ اتقا لاریب مانندِ تقیؑ
غازۂ روئے نبوت قرۃ العین نقیؑ

عسکریؑ کے دل کا ٹکڑا چشمِ نرگس کی ضیا — جلوۂ حسنِ ازل تیری تجلی پر فدا
مظہرِ اسرارِ حق کشتیِٔ دیں کا ناخدا — مثلِ عیسیٰ ہر نفس اُس کا نوید جانفزا

ان کے دامن میں ہیں عصمت کے فضائل بیشمار
پھر نہ کیوں احسان بڑھے اسلام کا انسے وقار

قطعہ

آپ آئے ہیں جہاں میں دین کی نصرت کیلئے — آپ کی خلقت ہے تکمیل ہدایت کے لئے
اٹھئے اب غیب کا پردہ الٹ دیجئے امام — منتظر ارباب ایماں ہیں زیارت کے لئے

ایضاً

میری نظروں سے کردیا پنہاں — نور مطلق بنا کے قدرت نے
عالم کو عطر بیز کیا — گل نرجس کی بوئے عصمت نے

سائنس بھی قیامت کا اعتراف کرنے لگے

ابتک دنیا نے زمین و آسمان کی تباہی بربادی اور مخلوق ارضی کے فنا ہونے کی خبر حضرت پیغمبر اسلام کی زبان سے سنی تھی اور آسمانی کتابوں سے معلوم کی تھی لیکن اب جوں جوں سائنس ترقی کرتی جاتی ہے ۔۔۔ ایسی چیزوں کی تصدیق کرتی جاتی ہے جو ابتک مادیت پرست دنیا کے نزدیک ناقابل یقین تھیں چنانچہ حال ہی میں کیمبرج یونیورسٹی شہرۂ آفاق استاد پروفیسر ۔۔۔ الدین نے کرۂ زمین کے انجام پر ایک زبردست مقالہ لکھا ہے جس میں علمی و عقلی دلائل سے وہی باتیں ثابت کی ہیں جو قیامت کے سلسلہ میں اسلام نے دنیا کے سامنے آج سے چودہ سو برس پہلے پیش کی تھیں۔

کحل الجواہر رجسٹرڈ

۱۱۸۵ موتی اور جواہرات سے بنایا گیا ہے جو کمزوری نگاہ، حدت، تاریکی چشم، بخار، فساد نزلہ، جالا، دھا، ناخونہ، پربال، سرخی چشم، آنکھ سے پانی جاری رہنے میں بہت مفید اور لاجواب سرمہ ہے۔ دور کی چیز کم یا دھندلی معلوم ہوتی ہو آنکھ سے کیچی زیادہ نکلتی ہو پڑھنے میں آنکھ پر زور زیادہ پڑتا ہو اندھیرا آجاتا ہو۔ اسکے واسطے بھی بیحد مفید ہے موتیا بند کے واسطے بھی مفید ہے، عرصہ تک استعمال سے چشمہ چھوٹ جاتا ہے ۔۔۔ اور بچے سب استعمال کرسکتے ہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ ہزاروں ریلوے کے ملازم اس کو استعمال کرکے آنکھ کے امتحان میں پاس ہوئے آپ بھی ضرور استعمال کریں فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی تک محصول ۱۲ / چار شیشی کے خریدار کو محصول معاف ۔ سلائی مفت ۔

حکیم سید ننھے نواب بیت الشفا کشمیری کوٹھی پٹنہ سٹی

ایڈیٹر کی ڈاک

ایڈیٹر صاحب زاد لطفکم تسلیم رسالہ مجاہد اپنے اعلیٰ مضامین کے لحاظ سے قوم کا بہت بلند پایہ رسالہ ہے میں تو ہمیشہ بھر اُسکا بیچینی سے انتظار کرتا رہتا ہوں اور جب رسالہ موصول ہوتا ہے تو ایک مرتبہ نہیں کئی کئی مرتبہ پڑھتا ہوں۔

سید مشرف حسین اثر امروہہ ضلع مرادآباد

جناب اثر صاحب دام مجدکم تسلیم مجاہد آپ کو پسند آگیا بہت بہت شکریہ۔ یہ رسالہ تو آپ ہی کا ہے اگر آپ کو واقعی مجاہد کے ساتھ محبت ہے تو کم سے کم اُس کے لیے پانچ خریدار فراہم کیجئے اور اپنا منتخب کلام اشاعت کے لئے بھیجئے زبانی عزت افزائی سے ایڈیٹر کا دل تو بڑھ جاتا ہے لیکن رسالہ کا کام نہیں چل سکتا آئندہ اشاعت سے رسالہ میں کچھ اور دلچسپ عنوانوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ انتظار کیجئے۔

125603
5.9.95

مرتضیٰ حسین

سلام علیکم۔ شیعوں کو اپنے مطالبات منوانے کے لئے کیا کیا تدبیریں اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیا آپ اسکے متعلق کوئی ہدایت فرما سکتے ہیں

مقبول حسین

علیکم السلام مثل مشہور ہے کہ ماں بھی اپنے بچے کو بے مانگے دودھ نہیں دیتی اگر آپ کو اپنے مطالبات کو منوانا ہیں، تو مردانہ ہمت کے ساتھ میدان زندگی میں قدم رکھیں اور قومی ارادہ کو اپنا راہبر بنا کر قسم کھا لیجئے کہ جب تک مطالبات کو حکومت تسلیم نہ کرے گی اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے اگر ایسا کرنا ناممکن ہے تو ہمیں چاہیئے کہ ہم خاموش رہیں اور زندگی میں موت کا تماشہ دیکھتے رہیں

ہمدردان قوم بے لاگ قومی تنقیدوں کی وجہ سے آپ کے اس رسالہ کو جن مصائب سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے اُن سے اُس کی آمدنی کافی گھٹ گئی ہے کیا اب بھی آپ کی توجہ مجاہد کی جانب مبذول نہ ہوگی مخالفین کے رسالے جس شان شوکت کے ساتھ نکل رہے ہیں اُنکو دیکھکر ہماری عزت قومی کی پیشانی عرق آلود ہے ہم مجاہد کو بھی اُسی معیار تک بہت جلد پہونچا دیں۔ اگر آپ توجہ فرما کر سال رواں میں اُسکے لئے کم سے کم پانسو جدید خریدار مہیا کر دیں۔

وظائف الابرار

کامل تیار ہو گئی غیر مجلد ۱۲ مجلد ۱۴

قرآن مجید ترجمہ مولانا فرمان علی صاحب رنگین نمبر اول مجلد [illegible]
قرآن مجید ترجمہ مولانا فرمان علی صاحب نمبر دوم [illegible]
حمائل شریف ترجمہ مولانا فرمان علی صاحب نمبر اول [illegible]
قرآن مجید مختصر ترجمہ حلی قلم سفید عمدہ کاغذ بڑی تقطیع [illegible]
تحفۃ العوام سفید کاغذ (غیر مجلد) ...... [illegible]
تحفۂ احمدیہ جلد سوم ۱۲ مہینوں کے مکمل اعمال [illegible]
مختار المسائل علیہ سرکار آقائے ابو الحسن اصفہانی ... [illegible]
ذخیرہ مناجات مع ہفت بند ملا کاشی ...... [illegible]
چھوٹے سائز سورے و دعائیں ہفت سورہ مترجم ۵
[illegible] مترجم ۲ حدیث کسا مترجم ۲ دعا مشلول مترجم ۲
دعا کمیل مترجم [illegible] دعائے [illegible] ۲ دعائے مجیر [illegible] دعائے اویس قرنی ۲

کتب دینیات مولانا فرمان علی صاحب قبلہ

دینیات کی پہلی ۳ دینیات کی دوسری ۸ دینیات کی تیسری ۱۲
شیعہ بچوں کی نماز ۲ اصول دین [illegible] ۵ رسالہ نماز ۲
ابو طالب [illegible] اسوۃ الرسول جلد [illegible] حصہ چہارم [illegible]
سوانح عمری حضرت علی [illegible] سوانح عمری امام حسن [illegible] سیدہ طاہرہ ۱۲
ہاشمی مجاہد سوانح عمری حضرت علی اکبر ۱۲ یادگار نور [illegible] شہید ثالث ۸
حیات القلوب حصہ اول حضرت آدم سے حضرت [illegible] تک کے حالات ۸
شاہکار انیس نمبر اول [illegible] نمبر دوم [illegible] جدید [illegible]
بوستان رشید [illegible] رشید ۸ نظم نفیس [illegible]
سوز خوانی کے مرثیے [illegible] ریاض المجالس [illegible]
مفتاح البیان حصہ سوم [illegible] محافل مجالس چہاردہ معصومین ۸
نوحے حقائق غم ۴ قتیل فرات ۴ شہید کربلا ۴ اشارات غم اول دوم [illegible]
اشارات غم سوم ۸ [illegible] ۸ آیات ماتم ۱۲ موج فرات اول [illegible] دوم [illegible]
کائنات غم [illegible] حیات ماتم ۸ چراغ معرفت ۱۲ فریاد ۸ جذبات [illegible]
گریہ [illegible] ۲ آنسو ۲ حسینی ستارہ ۸ حمائل تعویذی
البلاغ المبین [illegible] حسینی دنیا [illegible] بچوں کے گلے کے لئے ۱۲

فہرست مفت منگایئے) منیجر نظامی پریس بک ایجنسی لکھنو

پخت و پز

کتاب
کفایت شعاری سے کھانا پکانا سکھانے کی بہترین

جس میں نہایت سادہ سہل اردو میں کھانا پکانے کی ترکیبیں
روٹی، پراٹھے، پوری [illegible] سے ۲۴ قسم کے [illegible] سالن، [illegible]
کباب ۷ قسم کے اور حلوے [illegible] حلوا سوہن، پپڑی حلوا سوہن، یاقوتی
گلفتی حلوے، مٹھائیاں، شاہی ٹکڑے، مربہ جات۔ اچار چٹنی
لوز بادام۔ فالودہ سویاں۔ بالائی وغیرہ وغیرہ
چکن [illegible]، [illegible] کٹلس، فش کٹلس، مٹن چاپ، پوٹیٹو چاپ
[illegible] چکن کری، بیگڈ [illegible] کینبنٹ پڈنگ، کیک
ہر نوع وغیرہ وغیرہ ۳۰۶ اقسام کے کھانے پکانے کی ترکیب
سب سے بڑی خوبی … نہایت آسان طریقے سے سمجھایا گیا
چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی دعوتوں کا حساب حیرت انگیز کفایت

مثلاً دس آدمیوں کی دعوت،

[illegible] زردی کا سالن [illegible] آلو کا سالن [illegible] کباب خطائی [illegible]
کباب شامی ۵ کوفتہ [illegible] پلاؤ [illegible] مزعفر [illegible]
کھیر (۹) پوریاں [illegible] چپاتیاں [illegible] فی کس [illegible]
دعوت کے [illegible] معلوم ہوگا کہ سو سو روپیہ صرف ہوا [illegible]
چار سال پہلے [illegible] صرف ہوتے تھے اب تخمیناً [illegible]
کھانا پکانے [illegible] کا حساب کتاب میں بتلایا گیا ہے
قیمت مجلد مع خوشنما گردپوش کے … [illegible]

منیجر نظامی پریس۔ لکھنو